اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۳۵

روزنامہ الفضل

خطبہ نمبر

ایڈیٹر: غلام نبی

قیمت: ایک آنہ

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی اندرون ہند معہ

قیمت ششماہی بیرون ہند لعہ

جلد ۲۳ | مورخہ ۲۱ شعبان ۱۳۵۴ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۹ نومبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۲۰

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان درجہ

فرمایا:۔ "میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس! کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی۔ وہی ایک پہلوان ہے۔ جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی۔ اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا۔ اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی۔ اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے۔ اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعوےٰ کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں ہے۔ بلکہ ذرّیت شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے۔" (حقیقۃ الوحی صہ ۱۱۵-۱۱۶)

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷۔ نومبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

مقامی نیشنل لیگ کے زیر انتظام ہر محلہ کی والنٹیئر ز کور ہر جمعرات اپنے محلہ میں ورزش کرتی ہے۔ ہر عمر کے احباب شوق اور دلچسپی سے حصہ لیتے ہیں۔ گزشتہ پرچہ میں جس اجتماع کا ذکر کیا گیا تھا۔ وہ جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں ہوا تھا۔ نہ کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی گراؤنڈ میں۔

مرزا عبد الغنی صاحب پرسنل اسسٹنٹ نظارت المال کے ہاں لڑکا۔ اور لڑکی توام پیدا ہوئے۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔

جماعت احمدیہ کی سالانہ جلسہ کی شان و شوکت بڑھانے کیلئے تیاری

جلسہ سالانہ ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر کو ہوگا

اس سال خدا تعالیٰ کے فضل کے ماتحت جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر کو ہوگا دور و نزدیک کے احباب کو ابھی سے اس میں شمولیت کی تیاری کا فکر کرنا چاہیئے۔ اور نہ صرف خود اس بابرکت تقریب کے فیوض سے بہرہ اندوز ہونا چاہیئے۔ بلکہ دوسرے اصحاب کو بھی اپنے ساتھ لانے کی کوشش کرنی چاہیئے ؛

پراونشل لیگ صوبہ سرحد کراچی

صوبہ سندھ کی تمام نیشنل لیگوں کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ نیشنل لیگ کراچی کو صوبہ سندھ کے لئے "پراونشل نیشنل لیگ صوبہ سرحد" کی حیثیت دی جانی منظور ہو گئی ہے۔ لہٰذا اس صوبہ کی تمام لیگیں اس لیگ کے ماتحت ہوں گی۔ پراونشل لیگ کے صدر شیخ محمد سعید یوسف صاحب اور سکرٹری سید مقبول احمد صاحب ہیں۔ ان کی ہدایات پر ماتحت لیگوں کو عمل کرنا چاہیئے۔

پراونشل لیگ صوبہ سندھ کو چاہیئے کہ وہ مہینہ میں کم از کم دو بار اپنی کارگزاری کے متعلق مفصل رپورٹ مرکزی لیگ۔ لاہور کو ارسال کیا کرے ؛ سکرٹری دی آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے ممبران قادیان میں

۱۴ نومبر احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے نوجوان قادیان پہنچے۔ ہر ایک ممبر کے کوٹ پر ایسوسی ایشن کا خوبصورت بیج لگا ہوا تھا۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ قافلہ کے امیر تھے۔ ممبران کے لئے قادیان تک گاڑی کا ایک ڈبہ مخصوص تھا ؛

۱۵ نومبر صبح کی نماز کے بعد ممبران مقبرہ بہشتی میں گئے۔ جہاں حضرت مولوی شیر علی صاحب کی معیت میں دعا کی۔ شام کو تعلیم الاسلام ہائی سکول سے ہاکی کا ایک میچ کھیلا گیا۔

۱۶ نومبر آٹھ بجے صبح حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ممبران کو ٹی پارٹی دی۔ مولوی عبدالوہاب صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے طلباء کی طرف سے حضرت مفتی صاحب کا شکریہ ادا کیا حضرت مفتی صاحب نے طلباء کو نصائح فرمائیں اور ملک بشیر احمد صاحب نے جو حال ہی میں امریکہ سے تشریف لائے ہیں۔ مغربی تہذیب کے متعلق دلچسپ تقریر کی۔ شام کو مولوی محمد یار صاحب عارف مولوی فاضل مبلغ انگلستان کے اعزاز میں مدرسہ احمدیہ کے صحن میں ملک غلام فرید صاحب نے ٹی پارٹی دی جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی۔ میاں عبدالوہاب صاحب عمر نے انگریزی میں ایڈریس پیش کیا جس میں مولوی محمد یار صاحب عارف کی انگلستان میں اسلامی خدمات کا ذکر کیا۔ جواب میں مولوی صاحب نے شکریہ ادا کیا اور قیام انگلستان کے حالات سنائے۔ آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تقریر فرمائی۔

۸ بجے بعد نماز مغرب مسجد اقصےٰ میں ایک پبلک جلسہ کیا گیا۔ جس میں ملک بشیر احمد صاحب نے اپنے انگلستان اور امریکہ کے سفر کے دلچسپ حالات انگریزی میں سنائے اور مولوی محمد سلیم صاحب نے ہستی باری تعالےٰ پر تقریر کی ؛

۱۷ نومبر اتوار کی صبح کو جامعہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ نے احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کو مشترکہ ٹی پارٹی دی۔ ایڈریس پڑھا۔ سکرٹری صاحب ایسوسی ایشن نے جواب میں تقریر کی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس موقعہ پر بھی تقریر فرمائی۔ ۱۱½ بجے حضرت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تحریک جدید کا پُر اخلاص و پُر جوش خیر مقدم

چوبیس گھنٹے کے اندر اندر پانچ ہزار تین سو چھتیس روپیہ کے وعدے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے دوسرے سال کے لئے چندہ تحریک جدید کے لئے مالی قربانی کا اعلان ۱۵ نومبر ۱۹۳۵ء کے خطبہ جمعہ میں فرما دیا ہے۔ احمدی احباب کو چاہیئے کہ جہاں تک جلد ممکن ہو اپنے وعدے حضور کی خدمت میں پیش فرما دیں۔ چونکہ اس سال گذشتہ سال سے بھی زیادہ سرگرمی سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے چاہیئے کہ احباب گذشتہ سال سے زیادہ قربانی کریں۔ جن مخلصین نے گذشتہ سال اس تحریک میں حصہ لیا۔ ان کو اب پہلے سے بھی زیادہ قربانی کرکے ثواب حاصل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ مومن کا قدم آگے ہی آگے پڑتا ہے۔ اور وہ پیچھے ہٹنا نہیں جانتا۔ اور جو احباب گذشتہ سال حصہ نہیں لے سکے۔ ان کو اس سال گذشتہ سال کی بھی تلافی کرتے ہوئے بڑھ کر حصہ لینا چاہیئے ؛

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے تحریک فرمانے کے بعد چوبیس گھنٹے کے اندر اندر ۵۳۳۶ کے وعدے حضور کی خدمت میں پیش ہو چکے ہیں۔ اور قادیان کے احباب بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ خود حضور نے ایک ہزار چونتیس روپیہ کی گراں قدر رقم اس چندہ میں ادا دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ جو گذشتہ سال کی ادا کردہ رقم سات سو بیس روپیہ کے مقابلہ میں ڈیوڑھی ہے۔ اور جس کی تفصیل حسب ذیل ہے ؛

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ۲۰۱۔ حضور کی طرف سے ۳۰۱۔ دس احمدی غرباء کی طرف سے ۴۲۱۔ سیدہ امۃ الحی صاحبہ مرحومہ کی طرف سے ۶۱ سیدہ سارہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی طرف سے ۶۱

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے

حسب معمول سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کے لئے اس دفعہ نظارت دعوۃ و تبلیغ نے ۲۴ نومبر بروز اتوار مقرر کیا ہے۔ اور حسب ذیل مضامین رکھے ہیں۔ جن پر لیکچر دیئے جائیں گے (۱) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا صبر دشمنوں کی اذیتوں کے مقابلہ میں (۲) یتامیٰ کے ساتھ حسن سلوک اور اس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکید۔ ابھی سے احباب کو ان مضامین کے متعلق تیاری شروع کر دینی چاہیئے ؛

۱۴ امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے طلباء کو ملاقات کا شرف بخشا۔ اور قریباً ایک گھنٹہ گفتگو فرماتے رہے۔ اور طلباء کے سوالات کا جواب دیتے رہے ایسوسی ایشن نے قیام قادیان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول سے فٹ بال ہاکی اور والی بال [illegible]

بچوں کا تاش

یعنی

بچوں کی ابتدائی تعلیم میں آسانیاں

حرف شناسی اور عبارت خوانی کو آسان تر بنانے کے لئے ہم نے ایک تاش ایجاد کیا ہے۔ جو بچوں کے لئے بے حد مفید ثابت ہوا ہے جس سے بچے کھیل ہی کھیل میں پڑھنا سیکھ جاتے ہیں۔ اور نہایت ہی قلیل عرصہ میں کافی لیاقت حاصل کر لیتے ہیں۔ ہر گھر میں اس کا ہونا بے حد ضروری ہے۔ قیمت اردو عمار انگریزی عہ محصول ڈاک

نیشنل ٹوائے کمپنی برانڈرتھ روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ شعبان ۱۳۵۴ھ

خطبہ جمعہ

احرار کے بہ ارادہ فساد قادیان آنے کے متعلق ضروری ہدایات

تحریک جدید کے دوسرے سال کیلئے جماعت احمدیہ سے اہم مطالبات

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۵ نومبر ۱۹۳۵ء

سورۂ توبہ کا رکوع ۶ یا ایھا الذین امنوا ما لکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض سے آخر تک تلاوت کرنے کے بعد فرمایا:-

پیشتر اس کے کہ میں آج کے خطبہ کا مضمون شروع کروں۔ میں

چند مختصر ہدایات

اس امر کے متعلق دینا چاہتا ہوں۔ کہ احرار کی طرف سے مباہلہ کا بہانہ بنا کر قادیان میں کانفرنس منعقد کرنے کی جو تجویزیں ہو رہی ہیں۔ بلکہ جو اطلاعات ہمیں پہونچی ہیں۔ ان کے مطابق یہاں فساد پھیلانے کی جو تجویزیں ہو رہی ہیں۔ ان کے بارہ میں جماعت کو

بعض احتیاطوں کی ضرورت

ہے۔ میں نے بتایا ہے۔ کہ وہ مباہلہ کا بہانہ بنا کر یہاں کانفرنس کرنا چاہتے ہیں۔ اور یہ بات ایسی روشن اور بین ہے کہ سوائے ایسے شخص کے کہ جو عمداً آنکھوں کو بند کر لے۔ اس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ ہمیں

متفرق مقامات

سے ایسی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ بلکہ ایک احمدی کا بیان بھی اخبار میں شائع ہوا ہے۔ جس نے مولوی عطاء اللہ صاحب اور دوسرے احراری لیڈروں کے ساتھ ریل میں سفر کیا۔ ان کو اس کے احمدی ہونے کا علم نہ تھا۔ اس نے سوال کیا۔ کہ کیا

مباہلہ کی شرائط

طے ہو گئی ہیں۔ تو اسے جواب دیا گیا۔ کہ بے شرائط ہی مباہلہ ہوگا۔ پھر اس نے پوچھا۔ کیا وقت مقرر ہو گیا ہے۔ تو مولوی صاحب نے کہا۔ کہ بے وقت ہی ہوگا۔ اور سارا دن ہوگا۔

اسی طرح ہوشیار پور میں ایک عرس ہوتا ہے۔ جس پر بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ اس موقعہ پر بھی ان کے بعض لیڈر وہاں گئے تھے۔ انہوں نے وہاں جو تقریریں کیں۔ ان میں بھی یہی بات کہی گئی کہ

بے شرائط مباہلہ

ہوگا۔ بلکہ کسی کے دریافت کرنے پر کہ کیا شرائط طے ہو گئی ہیں۔ اسے جواب دیا گیا کہ شرائط کی ضرورت ہی کیا ہے۔ آخر ہم نے وہاں جلسہ بھی کرنا تھا۔ یا نہیں۔ تو ان لوگوں کے یہاں آنے کی غرض کانفرنس کرنا۔ اور فساد پھیلانا ہی ہے۔ ورنہ اگر انہیں اللہ تعالیٰ پر اتنا یقین ہوتا۔ کہ سمجھتے۔ ہم سچے ہیں۔ اور مباہلہ کر سکتے ہیں۔ تو جس طرح میں نے قسم کھا کر مباہلہ کر ہی دیا ہے۔ یہ لوگ بھی اسی طرح کیوں نہ کر دیتے۔ وہ اخباروں میں اعلان کر رہے ہیں۔ کہ احمدی مباہلہ سے ڈر گئے۔ حالانکہ میں نے پہلے ہی قسم کھا لی تھی۔ اور کیا ڈرنے والا پہلے ہی قسم کھا لیا کرتا ہے جو الزام وہ لگاتے تھے۔ ان کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ اور ان کے مطابق الفاظ میں میں نے قسم شائع کر دی ہے۔ تا کوئی یہ نہ کہہ سکے۔ کہ

مباہلہ سے ڈر گئے

ہیں۔ اسی طرح اگر وہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آپ کو نعوذ باللہ من ذالک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے افضل سمجھتے تھے۔ بلکہ آپ پر ایمان نہ رکھتے تھے۔ اور کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی عظمت آپ کے دل میں نہ تھی۔ اور آپ چاہتے تھے۔ کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی نعوذ باللہ من ذالک اینٹ سے اینٹ بج جائے (الفضیلت شمارہ) اور یہ کہ جماعت احمدیہ کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ تو کیوں احرار کے لیڈروں نے میرے الفاظ کے مترادف الفاظ میں بالمقابل قسم شائع نہیں کر دی۔ اگر وہ بھی قسم کھا لیتے۔ تو لوگوں کو پتہ چل جاتا۔ کہ وہ بھی

مباہلہ کے لئے تیار

ہیں۔ یا پھر میرے پیش کردہ شرائط ہی شائع کر دیتے۔ اور لکھ دیتے۔ کہ ہمیں یہ منظور ہیں۔ جب میں نے ان کی اس چالاکی کی وضاحت کی۔ اور بتایا۔ کہ میری طرف سے کیا شرائط تھے۔ تو ان کی طرف سے کہا گیا۔ کہ یہ سنے شرائط ہیں۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ شرائط کے متعلق ابھی

جھگڑے کا امکان

تھا۔ اگر کوئی امکان نہ تھا۔ تو اب وہ کیوں کہہ رہے ہیں۔ کہ یہ

نئے شرائط

ہیں۔ جب مجھ پر چھوڑ دیا تھا۔ تو چاہیئے تھا کہ جو میں کہتا اسے مان لیتے۔ اور اگر ابھی ان کے لئے بولنا باقی تھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ابھی شرائط طے نہیں ہوئی تھیں۔ پس اول تو انہیں قادیان آنا نہیں چاہیئے تھا۔

اگر نیت مباہلہ کی ہوتی

تو جیسا کہ میں نے کہا تھا وہ لاہور یا گورداسپور میں کرتے۔ ان کی غرض لڑائی اور فساد کرنا ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ شائد اس طرح ان کا کام بن جائے۔ لیکن دین کے لئے جو لڑائی ہو۔ اس سے

مومن کبھی نہیں ڈرتا

اگر فساد ہو تو زیادہ سے زیادہ یہی ہوگا۔ کہ کوئی مرجائے گا۔ یا کسی اور رنگ میں نقصان پہونچ جائے گا۔ لیکن کیا مومن بھی کبھی موت سے ڈر سکتا ہے۔ مومن کا فرض ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو

فساد اور لڑائی

سے بچے لیکن اگر خدا کی مشیت ایسا موقعہ لے ہی آئے۔ تو مومن کبھی ڈرا نہیں کرتا۔ خدا تعالےٰ کا حکم ہے کہ دشمن کو نہ بلاؤ۔ اس لئے وہ کوشش کرتا ہے۔ کہ اسے دور رکھے۔ لیکن اگر لڑائی ہو ہی جائے اور کوئی آدمی مر بھی جائے۔ تو یہ ہمارے لئے کسی گھبراہٹ کا موجب نہیں۔ بلکہ ثواب کا موجب ہوگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہؓ کی ہمیشہ یہ نیت ہوتی تھی۔ کہ

لڑائی نہ ہو

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ڈرتے تھے قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ کانّما یساقون الی الموت۔ یعنی لڑائی کے لئے جانا انہیں موت معلوم ہوتا تھا۔ گویا انہیں لڑائی اتنی بری لگتی تھی۔ کہ وہ کبھی نہیں چاہتے تھے۔ کہ لڑائی ہو۔ مگر جب لڑائی ہوتی تو وہی صحابہ جن کے متعلق اللہ تعالےٰ نے یہ فرمایا ہے۔ ان کی حالت بالکل بدل جاتی تھی۔

بدر کے موقعہ پر

جب کفار اور مسلمان آمنے سامنے ہوئے تو مکہ والوں نے ایک شخص کو بھیجا کہ جاکر اندازہ لگاؤ۔

مسلمانوں کی تعداد

کتنی ہے۔ وہ گیا اور آکر کہا کہ مسلمانوں کی تعداد تین سو تین سو ہے اور سامان بھی کچھ نہیں۔ اور اس کا یہ اندازہ صحیح تھا کیونکہ مسلمان صرف

تین سو تیرہ

تھے۔ مگر اس نے کہا کہ باوجود اس کے میں تمہیں یہی مشورہ دیتا ہوں۔ کہ لڑائی مت کرو۔ کیونکہ بے شک ان کی تعداد کم ہے۔ مگر میں نے ان کے چہروں کی طرف دیکھا۔ تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ گھوڑوں اور اونٹوں پر آدمی نہیں۔ بلکہ موتیں سوار ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان میں سے ہر ایک یہ عزم کئے ہوئے ہے کہ یا مار دے گا یا مر جائے گا۔ تو ان کی ایک طرف تو یہ حالت تھی۔ کہ لڑائی کے لئے جانا ان کے لئے موت تھا مگر جب اللہ تعالےٰ کی طرف سے مجبور کیا گیا۔ کہ جاؤ تو وہ اس موت کو بالکل حقیر سمجھنے لگ گئے۔ بلکہ اسے

ایک نعمت

خیال کرنے لگ گئے۔

پس ہم بھی لڑائی سے احتراز کرتے ہیں اور ہماری کوشش یہی ہے کہ لڑائی نہ ہو۔ لیکن اس کی وجہ یہ نہیں کہ ہم ڈرتے ہیں بلکہ یہ ہے۔ کہ ہم

اللہ تعالےٰ کا امتحان

کرنا نہیں چاہتے۔ وہ ہمارا آقا اور مالک ہے۔ اس لئے ہم اس کے سامنے ادب کے مقام پر کھڑے ہیں۔ مگر جب وہ خود ایسے حالات پیدا کردے۔ جو مومن سے قربانی کا مطالبہ کرتے ہوں۔ تو مومن سے زیادہ دلیر کوئی نہیں ہوتا۔ اور دنیا کے تمام مصائب اسے ایسے حقیر نظر آتے ہیں۔ کہ وہ انہیں پر پشہ کے برابر بھی وقعت نہیں دیتا۔ بہرحال اپنے نقطۂ نگاہ سے احرار سمجھتے ہیں۔ کہ

یہاں آکر فساد کردینا

ان کے لئے بڑی کامیابی ہے۔ اور ایسی صورت میں جماعت کے لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ انتظام کریں۔ نیشنل لیگ انتظام کر بھی رہی ہے۔ مگر میں بھی چاہتا ہوں۔ کہ چند نصائح کروں۔ جو جماعت کے پیش نظر رہنی چاہئیں۔ میں نے پہلے بھی کہا ہے اور آج پھر بھی کہنا چاہتا ہوں۔ کہ جماعت کے دوستوں کو یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ جیسا کہ میں پہلے بھی کئی بار ظاہر کرچکا ہوں۔

بعض سرکاری حکام اور احرار

کا بھی منشاء یہ ہے کہ ہمیں قانون شکن بنائیں مگر ہمیں کبھی بھی قانون شکنی نہ کرنی چاہیئے اسلام نے ایسے طریق بتائے ہیں۔ کہ بغیر قانون شکنی کے ہم اپنے حقوق لے سکتے ہیں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اگر قرآن کریم کے بتائے ہوئے گروں پر عمل کیا جائے۔ تو قانون کے کامل احترام کے باوجود ان شرور کا جو خواہ حکومت کی طرف سے ہوں اور خواہ رعایا کی طرف سے ہم ازالہ کرسکتے ہیں۔ اور اپنے لئے ترقی کے راستے کھول سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں

قانون کے احترام کی تعلیم

دی ہے۔ اس پر ہمیشہ دشمن اعتراض کرتا چلا آیا ہے۔ کہ اس طرح آپ نے اپنی جماعت کو

دائمی غلامی پر رضامند رہنے

کی تعلیم دی ہے۔ آپ کے بعد حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ بھی ہمیں یہی تعلیم دیتے رہے اور اب میں بھی ہمیشہ یہی کہتا رہتا ہوں۔ اور دشمن اپنے اعتراض میں ترقی کررہا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے اب ہمیں یہ موقعہ دیا ہے۔ کہ دشمن پر ثابت کردیں۔ کہ بغیر قانون شکنی کے بھی ترقی ہوسکتی ہے۔ بلکہ

حقیقی ترقی

صرف اسی طرح ہوسکتی ہے۔ ایسے موقعہ کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کردینا حماقت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ایک موقعہ دیا ہے۔ کہ ہم بتادیں کہ قرآن کریم اور اسلام کی تعلیم مکمل ہے۔ اور اس سے انسان کی سب ضرورتیں پوری ہوسکتی ہیں۔ اور اگر ہم اس اصل کو چھوڑ دیں تو یہ ہمارا

کھلا اعتراف شکست

ہوگا۔ کیونکہ ہم دنیا کو اپنے عمل سے یہ بتائیں گے۔ کہ جب ہم پر مصیبت آئی۔ تو ہم نے تسلیم کرلیا۔ کہ بغیر قانون شکنی کے ہماری فتح نہیں ہوسکتی۔ اس موقعہ پر ہمیں یہ ثابت کردینا چاہیئے۔ کہ قرآن کریم نے ہمیں جو تعلیم دی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اس کی تشریح فرمائی ہے۔ وہی صحیح طریق عمل اور وہی کامیابی کی کلید ہے۔

پس میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ ہماری طرف سے قانون شکنی کی کوئی صورت نہ ہو۔ مثلاً آج کی پریڈ میں میں نے دیکھا کہ اور تو سب لوگوں کے ہاتھوں میں لاٹھیاں تھیں۔ لیکن ایک شخص کے ہاتھ میں کلہاڑی کی قسم کا کوئی ہتھیار تھا۔ کل ہی اخبارات میں اعلان ہوا ہے۔ کہ

کلہاڑیاں لے کر چلنا پھرنا

حکومت نے خلاف قانون قرار دیا ہے۔ یوں تو کلہاڑیاں وغیرہ لوگ لکڑیاں پھاڑنے کے لئے گھروں میں رکھتے ہی ہیں۔ لیکن بعض قسم کی کلہاڑیاں رکھنا یا ان کی نمائش کرنا قانون کے خلاف ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ کلہاڑی جو اس دوست کے پاس تھی قانون کی زد میں آتی ہے یا نہیں۔ لیکن

مومن کو مواقع التہم سے بچنا چاہیئے

تا دشمن اس کے افعال سے جماعت کو بدنام نہ کرسکے۔ اس کلہاڑی کے متعلق تو میں نے اسی وقت حکم دے دیا تھا۔ کہ فوراً اس شخص سے لے لی جائے۔ مگر آئندہ بھی کوئی شخص ایسی غلطی کرسکتا ہے۔ اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ کوئی فعل ایسا نہ کیا جائے۔ جو

قانون شکنی کی حد

میں آتا ہو۔ اور قانون کے اندر رہ کر دشمن کو دکھا دیا جائے۔ کہ قرآن کریم کی تعلیم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریح انسان کو کامیابی سے محروم نہیں کرتی۔ بلکہ وہی حقیقی کامیابی کی کلید ہے۔

دوسری نصیحت

میں یہ کرتا ہوں۔ کہ جب طبائع میں جوش ہو تو لوگ اخلاق کو بھول جاتے ہیں۔ حالانکہ اخلاق دکھانے کا وقت وہی ہوتا ہے۔ جب آدمی ٹھنڈے دل کے ساتھ گھر میں بیٹھا ہو تو سوائے پاگل کے کون ہے۔ جو دوسرے سے بدخلقی سے پیش آئے۔ برے سے برا آدمی بھی کبھی ایسا نہیں کرتا۔ کہ آرام سے بیٹھا ہوا کھانا کھا رہا ہو۔ اور باہر نکل کر

محلہ والوں کو گالیاں

دینے لگ جائے۔

پس اچھے اخلاق کی یہی علامت ہے۔ کہ انسان اس وقت بھی اپنے

جذبات کو قابو میں

رکھے۔ جب اسے اشتعال دلایا جاتا ہو۔

اگر احرار یہاں آئے۔ تو ان کی طرف سے

اشتعال دلانیکی پوری کوشش

کی جائے گی۔ یعنی اگر وہ کانفرنس کے لئے آئے۔ اگر مباہلہ کی نیت سے آئیں۔ تو اس کا کوئی خطرہ نہیں کیونکہ اس صورت میں وہ زیادہ سے زیادہ ایک ہزار آدمی ہونگے۔ اور تقریریں وغیرہ کوئی نہیں کرینگے۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ پندرہ بیس منٹ میں ہر ایک فریق اپنا عقیدہ بیان کردیگا۔ اور پھر دعا کرکے دونوں فریق اپنے اپنے گھروں کو چلے جائینگے مگر جیسا کہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ وہ جلسہ کے لئے آئینگے۔ اور اشتعال دلانے کی کوشش کرینگے اور چونکہ میں نے بھی

جماعت کو اجازت

دیدی ہے۔ کہ وہ اس سال ان کی تقریروں کا جواب جلسوں وغیرہ کے ذریعہ سے یا لٹریچر تقسیم کرکے دے سکتے ہیں۔ اور ہمارا حکم گذشتہ سال کی طرح یہ نہیں۔ کہ ہمارے دوست گھروں میں رہیں حتیٰ کہ کوئی اشتہار بھی تقسیم نہ کیا جائے۔ اس لئے اس دفعہ

احتیاط کی اور بھی ضرورت

ہے۔ گذشتہ سال ہم نے یہ حکم حجت تمام کرنے کیلئے دیا تھا۔ اور حجت پوری کرنے کے لئے بعض دفعہ انسان اپنے حقوق بھی چھوڑ دیتا ہے۔ کیونکہ انتہائی نمونہ دکھائے بغیر دشمن کو سمجھانا مشکل ہوتا ہے۔ پس یہ بتانے کے لئے کہ حکومت نے بھی ہمارے ساتھ سختی کی ہے۔ اور احرار نے بھی زیادتی کی ہے۔ ہم اپنے حقوق سے بھی دست بردار ہو گئے تھے۔ مگر اس دفعہ یہ نہیں ہوگا۔ بلکہ اگر کوئی

احمدیت پر حملہ

کرے گا۔ تو ہمیں پورا حق ہوگا۔ کہ خواہ تقریر سے خواہ تحریر سے جواب دیں۔ یا افراد سے الگ الگ ملاقات کرکے دیں۔ ہمارے آدمی وہاں جائیں۔ اور ان کی باتوں کو نوٹ کریں۔ اور پھر ان کی تردید مناسب موقعہ پر کریں۔ اور اگر ان کے لیکچرار کوئی چیلنج دیں۔ تو اسے قبول کریں۔ غرض قانون نے ہمیں جو حقوق دیئے ہیں۔ اور شریعت نے ان کو رد نہیں کیا۔ ہماری جماعت کو اجازت ہوگی۔ کہ انہیں پوری طرح استعمال کرے۔ مگر ہماری طرف سے

بد اخلاقی نہیں ہونی چاہیئے

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ کہ کسی نے گالی دی۔ تو اس کا جواب گالی میں دے دیا یا جلسہ میں ہی۔

لعنۃ اللہ علی الکاذبین

کہدیا۔ جیسا کہ پچھلے دنوں ایک نوجوان نے ان کی تقریر میں ایسا کہدیا تھا۔ یہ طریق ہماری جماعت کے لئے مناسب نہیں۔ گو میں سمجھتا ہوں۔ کہ احرار کو اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں۔ کیونکہ انکے

اعمال کی تاریکی

انہیں دوسرے پر ایسا اعتراض کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ مگر مشکل یہ ہے۔ کہ یہ لوگ اپنے بُرے اعمال کو بھول جاتے ہیں۔ اور ہماری معمولی باتیں انہیں یاد رہتی ہیں۔ اور یہی

ہماری فتح کی علامت

ہے۔ دو سال ہوئے میں نے لاہور میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی۔ تو ان ہی کی قماش کے لوگوں کی طرف سے آدمی بھیجے گئے۔ کہ جلسہ میں شور کریں۔ اور ابھی میں نے تقریر شروع ہی کی تھی۔ کہ ایک مولوی صاحب کہنے لگے۔ کہ پگڑی تو اتنی بڑی باندھی ہوئی ہے۔ مگر باتیں کیسی کرتا ہے۔ حالانکہ نہ میں نے کسی پر اعتراض کیا تھا۔ اور نہ کسی کی تردید کی تھی۔ صرف

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت

بیان کرنے لگا تھا۔ کہ اس نے کہدیا۔ پگڑی تو اتنی بڑی باندھی ہوئی ہے۔ اور باتیں کیسی کرتا ہے۔ تو انہیں اپنی یہ باتیں بھول جاتی ہیں انہیں یہ یاد نہیں۔ کہ سیالکوٹ میں جو ان کا بڑا مرکز ہے۔ ہمارے ایک جلسہ میں ان کے بیس ہزار آدمی برابر

ایک گھنٹہ دس منٹ تک

ہم پر پتھر برساتے رہے۔ جس سے ہمارے ۴۲ آدمی زخمی ہوئے۔ جن میں سے بعض کو شدید زخم آئے۔ وہاں پولیس افسر موجود تھے۔ مگر وہ بھی انہیں روکتے نہیں تھے۔ بلکہ ان میں سے ایک ان کو انگیخت کر رہا تھا۔ کہ روشنی میں پتھر نہ مارو۔ اس طرح ہم پر الزام آتا ہے۔ اس درخت کے پیچھے چھپ کر مارو۔ آخر سپرنٹنڈنٹ پولیس جو ایک انگریز تھے۔ وہاں پہونچے۔ مگر وہ بھی ایک عرصہ تک انتظام نہ کرسکے۔ پھر ڈپٹی کمشنر صاحب آئے۔ یہ سب اُن کو روکتے رہے۔ مگر وہ برابر پتھر مارتے گئے۔ حتیٰ کہ

ہمارے ۴۲ آدمی زخمی ہو گئے۔

اور ان میں سے ایک کا ہاتھ اب تک بیکار ہے مگر میں نے اپنے آدمیوں سے کہدیا۔ کہ ان کی طرف مخاطب نہ ہوں۔ ماریں کھائیں۔ مگر بولیں نہیں۔ اور ہمارے آدمی اسی طرح چپ بیٹھے رہے جس طرح آپ لوگ اس وقت بیٹھے ہیں۔ جو زخمی ہوتا۔ وہ اٹھکر چلا جاتا۔ یا دوسرے اٹھاکر اسے لے جاتے تھے۔ مگر اپنی جگہ سے کوئی نہ ہلتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک شدید مخالف جو کئی بار اس سے پہلے ہمیں گالیاں دے چکا تھا۔ آدھی رات کے وقت ہماری قیام گاہ پر آیا۔ اور اس نے کہا۔ کہ

جنگ اُحد کی باتیں

ہم سُنا کرتے تھے۔ اور سمجھتے تھے۔ کہ یہ کہانی ہے۔ مگر آج اُحد کا نظارہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ جس وقت یہ لوگ پتھر مار رہے تھے۔ کئی غیر احمدی رؤسا میرے پاس آئے کہ خطرہ بڑھ رہا ہے۔ آپ سٹیج پر نہ ٹھہریں۔ مگر میں نے انکار کردیا۔ اور کہا۔ کہ ہم نہیں ہلیں گے۔ جب تک تقریر نہ کریں۔ باوجودیکہ میرے چاروں طرف دوست اخلاص سے کھڑے تھے۔ مگر پھر بھی میز پر

ایک پتھروں کا ڈھیر

لگ گیا۔ اور دوسرے دن کئی من پتھر وہاں سے دوستوں نے جمع کئے۔ اور گو چاروں طرف سے دوست احاطہ کئے کھڑے تھے۔ پھر بھی تین پتھر مجھے بھی آ کر لگے۔ تو یہ

شرمناک نظارہ

یہ بے حیائی اور بے غیرتی کا نظارہ انہیں بھول جاتا ہے۔ لیکن ہمارے ایک بے وقوف نوجوان کی بات یاد رہتی ہے۔ مگر ان کا حق ہے۔ کہ ایسا کریں۔ اس لئے کہ وہ ایسی قوم ہے۔ جس نے خدا تعالےٰ کے نور کو نہیں دیکھا۔ اور تم نے اس کی تازہ آواز کو سُنا ہے۔ اور جب وہ تم پر اعتراض کرتے ہیں۔ تو ان کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ ہم تو جو کچھ ہیں۔ ہیں ہی۔ تم کیوں ایسا کرتے ہو۔ پس ہمارے لئے شرم کا مقام ہے۔ اگر ہم دشمن کو ایسا موقعہ دیں۔ جو

ہماری سچائی پر حرف لانے والا

ہو۔ اس لئے قانون اور شریعت کے دیئے ہوئے حقوق کا استعمال کرو۔ مگر اخلاق کو نہ چھوڑو۔ کیونکہ شدید اشتعال کے وقت ہی اعلےٰ اخلاق کا نمونہ دکھانے کا موقعہ ہوتا ہے

تیسری بات

یہ ہے۔ کہ اگر دشمن فساد کر دے۔ تو یاد رکھو کہ مومن کی قربانی کا مقابلہ اور کوئی شخص نہیں کرسکتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کو بیسیوں جنگیں کرنی پڑیں۔ بلکہ

سینکڑوں جنگیں

پیش آئیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ تک مسلمانوں نے اس وقت کی معلوم دُنیا قریبًا قریبًا ساری فتح کرلی تھی۔ اور اس کے لئے انہیں سینکڑوں لڑائیاں لڑنی پڑیں۔ مگر مسلمانوں کو حقیقی شکست کبھی نہیں ہوئی۔ بعض اوقات شکست نما صورتیں پیدا ہوئیں۔ مگر حقیقی شکست کبھی نہیں ہوئی۔ مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں دو واقعات ایسے ہیں۔ ایک اُحد کا اور ایک حنین کا۔ جب بظاہر مسلمان میدان سے ہٹے۔ مگر یہ کبھی نہیں ہوا۔ کہ مسلمان میدان سے سٹکر بھاگ گئے ہوں۔ الا ماشاء اللہ سوائے ایک دو کمزور طبیعت لوگوں کے یا ان لوگوں کے جو پچھلے لوگوں کو حالات کی خبر دینا چاہتے تھے۔

اُحد کا مقام

مدینہ سے نزدیک تھا۔ مگر اُحد کے موقعہ پر بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ صرف چند آدمی مدینہ میں پہونچے۔ مگر ممکن ہے وہ سب کے سب خبر دینے ہی گئے ہوں۔ ورنہ جب کبھی مسلمانوں کے قدم اکھڑے۔ وہ میدان میں ہی ادھر ادھر رہے۔ بھاگے نہیں۔

حنین کے موقعہ پر

بھی صحابہ کے قدم اکھڑے ہیں۔ تو ارادہ سے نہیں۔ بلکہ اس وجہ سے کہ اس جنگ میں دو ہزار کے قریب کافر بھی شریک ہو گئے تھے۔ اور جب وہ بھاگے۔ تو ان سے ڈر کر صحابہ کے گھوڑے بھی بھاگ پڑے۔ ایک صحابی کا بیان ہے کہ ہم سواریوں کی باگیں انہیں روکنے کیلئے اسقدر زور سے

کھینچتے تھے۔ کہ ان کے منہہ کمر سے آ لگتے تھے۔ مگر جب باگیں ڈھیلی کرتے۔ تو وہ بھاگ اٹھتے یہ صحابہ کا دوڑنا نہیں کیونکہ سپاہی کا دوڑنا اسے کہتے ہیں کہ میدان سے گھوڑا بھاگے تو وہ اسے تیز کرنے کے لئے اور مارے مگر صحابہ نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ بعض تو سواریوں سے اتر کر پیدل ہی واپس لوٹ پڑے۔ اس لئے یہ شکست نہیں کہلا سکتی مگر جو کچھ بھی ہو۔ صرف یہ دو واقعات ہیں۔ جنہیں

شکست کے مشابہ

کہا جا سکتا ہے۔ مگر دو نو مواقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے ساتھ کچھ اور صحابہ کھڑے رہے اور باقی صحابہ بھی میدان سے ہٹ کر چلے نہیں گئے پس یہ کبھی نہیں ہوا۔ کہ مسلمان چلے گئے ہوں اور دشمن میدان میں کھڑا رہا ہو۔ بلکہ دو نو مواقع پر دشمن میدان چھوڑ گیا اور مسلمان کھڑے رہے۔ حتیٰ کہ حنین کے موقعہ پر مسلمانوں نے ایک سارے کا سارا قبیلہ گرفتار کر لیا یہ نہیں کہہ سکتے کہ صحابہ کو کبھی بھی شکست ہوئی تھی۔ پس مومن اول تو لڑتا نہیں۔ اور اگر لڑائی کے لئے مجبور کیا جائے تو

میدان سے کبھی نہیں ہٹتا

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن صرف دو صورتوں میں پیچھے ہٹتا ہے۔ ایک تو حملہ کرنے کے بعد بڑے لشکر سے ملنے کے لئے اور دوسرے زیادہ مفید صورت میں حملہ کرنے کے لئے۔ مثلاً لکیر کاٹ کر دشمن پر حملہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سوائے ان دو صورتوں کے

مومن میدان سے پیچھے نہیں ہٹتا

پس اگر فرض کر لیں۔ کہ گورنمنٹ اپنا فرض ادا نہیں کرتی۔ اور فرض کر لیں۔ کہ احرار آتے اور فساد کرتے ہیں تو ایسی صورت میں یاد رکھو۔ کہ مومن کی موت اس کی زندگی سے زیادہ قیمتی ہوتی ہے لوگ کہتے ہیں۔ احمدی ۵۶ ہزار ہیں میں کہتا ہوں کہ اگر یہ چھپن ہزار اپنی جانیں قربان کر دیں۔ تو ۵۶ ہزار زندوں سے یہ ۵۶ ہزار مُردے بہت زیادہ کام کر سکتے ہیں۔ بچپن میں ہم کہانیاں پڑھا کرتے تھے۔ کہ بعض دیو ایسے ہوتے تھے کہ جب ان کو مارا جاتا تو ان کے خون کے ہر قطرہ سے جو زمین پر گرتا کئی اور دیو پیدا ہو جاتے تھے وہ تو کہانیاں تھیں مگر مومنوں کے متعلق یہ بات بالکل درست ہے کہ جب

مومن کے خون کا قطرہ

زمین پر گرتا ہے تو وہ ہزاروں مومن پیدا کر دیتا ہے۔ پس موت کی صورت میں تمہاری قیمت زندگی سے بہت زیادہ ہے جان دینے میں مومن کو صرف ایک ہی شبہ ہو سکتا ہے۔ کہ اگر مر گئے تو اعمال صالحہ سے محروم رہ جائیں گے۔ مثلاً ایک شخص کی عمر چالیس سال ہے۔ اگر ساٹھ سال وہ اور زندہ رہتا تو اس عرصہ میں وہ اور بہت سی نیکیاں کر سکتا تھا۔ پس موت کے رستہ میں صرف یہی ایک نیکی کا خیال اس کے لئے روک بن سکتا ہے۔ ورنہ اگر وہ صحیح طور پر آخرت کو مقدم کرتا ہے تو کوئی دنیوی خیال اس کے راستہ میں روک بن ہی نہیں سکتا یہی ایک خیال ہے۔ کہ اتنی مدت کی نمازوں روزوں۔ جہاد اور تبلیغ سے محروم رہ جاؤں گا۔ اس

شبہ کی معقولیت

کو اللہ تعالیٰ نے بھی تسلیم کیا ہے۔ اور پھر اس کا جواب بھی دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل ہم احیاء عند ربھم۔ یعنی شہید کے اعمال کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ وہ ہمیشہ زندہ ہے اور اس کے اعمال ہمیشہ بڑھتے رہتے ہیں اس نے خدا کے لئے جان قربان کر دی۔ اور خدا نے نہ چاہا۔ کہ اس کے اعمال ختم ہو جائیں۔ کوئی دن نہیں گذرتا۔ کہ تم نمازیں پڑھو اور ان کا ثواب تمہارے نام لکھا جائے اور شہید اس سے محروم رہے۔ کوئی رمضان نہیں گذرتا۔ کہ تم اس کے روزے رکھو۔ اور ان کا ثواب تمہارے نام لکھا جائے اور شہید اس سے محروم رہے۔ کوئی حج نہیں۔ کہ تم تکلیف اٹھا کر اس کا ثواب حاصل کرو اور شہید اس ثواب سے محروم رہے۔ قرآن کریم نے فرما دیا ہے کہ ان کو مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں۔ اور وہی برکتیں حاصل کر رہے ہیں۔ جو تم کرتے ہو۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ایک شہید صحابی

کے لڑکے کو دیکھا۔ کہ افسردہ تھا۔ آپ نے اسے پاس بلایا۔ اور پوچھا تمہیں پتہ ہے۔ تمہارے باپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا سلوک کیا۔ اس نے کہا۔ میں نہیں جانتا اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ یا اس نے اپنے رسول کو بتایا ہوگا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ کو بلایا اور فرمایا کہ تم نے میری راہ میں قربانی کی۔ اور جان دیدی۔ اب مانگو کیا مانگتے ہو۔ اور طلب کرو۔ جو تمہاری خواہش ہے میں دوں گا۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ اے خدا میری ایک ہی خواہش ہے۔ کہ تو مجھے زندہ کر دے اور میں پھر تیری راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کر دے اور پھر میں تیری راہ میں مارا جاؤں۔ اور یہی چیز تھی جسے مکہ کے کافروں نے صحابہ کے چہروں سے پڑھا۔ اور کہا کہ مسلمانوں کے گھوڑوں اور اونٹوں پر آدمی نہیں بلکہ موتیں سوار ہیں۔ پس تم

ہر ایک فتنہ سے احتراز کرو۔

لیکن اگر کوئی حملہ کرے۔ تو یہ آواز کوئی نہ سنے کہ تم وہاں سے بھاگ گئے۔

میرا ارادہ تھا۔ کہ

تحریک جدید

کے بعض حصے ابتدائی تمہیدات کے بعد چند خطبوں میں بیان کرونگا۔ مگر چونکہ اگلے جمعہ کو ممکن ہے۔ کہ خطبہ موجودہ حالات کے لحاظ سے مجھے اور اغراض کے لئے استعمال کرنا پڑے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس تحریک کا آج ہی اعلان کر دوں۔ میں نے گذشتہ سال بتایا تھا کہ یہ سکیم تین سال کے لئے ہے۔ مگر ہر سال میں اسے دہرایا کرونگا۔ تا دوستوں کو اپنے عہد کو تازہ کرنے کا موقع ملتا رہے۔ اور تا اگر کسی بات میں تبدیلی یا ترمیم کرنی ہو تو کی جا سکے میں نے بتایا تھا۔ کہ قربانی اچھی چیز ہے اور ہر مومن کی خواہش ہوتی ہے کہ قربانی کرے۔ مگر جس قربانی کے لئے وہ سامان پیدا نہیں کرتا۔ اس کی خواہش کرنا ایمان کی علامت نہیں۔ بلکہ

نفاق کی علامت ہے

جس شخص کے پاس ایک پیسہ بھی نہیں۔ وہ اگر کہے کہ میرے پاس دس کروڑ روپیہ ہو۔ تو میں خدا کی راہ میں دیدوں۔ تو اس کی اس خواہش کی کیا قیمت ہے۔ ایسے کئی لوگوں کو جب مال مل جاتا ہے۔ تو پھر وہ قربانی نہیں کرتے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا۔ اور اس نے کہا کہ یا رسول اللہ میں لوگوں کو دیکھتا ہوں۔ کہ وہ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ صدقہ خیرات کرتے ہیں غربا کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ننگوں کو کپڑے دیتے ہیں۔ تو

میرے دل میں حسرت

پیدا ہوتی ہے۔ کہ کاش میں بھی کروں۔ آپ دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے بہت سا مال دے۔ اس کے لئے ابتلا مقدر ہوگا۔ آپ نے دعا کی۔ اور وہ اتنا مالدار ہو گیا۔ کہ صحابہ کا بیان ہے اس کے زکوٰۃ کے مال سے ایک وادی بھر جاتی تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ایک شخص اس کے پاس زکوٰۃ لینے کے لئے گیا۔ تو اس نے کہا کہ

بیوی بچوں کے اخراجات

پورے کریں۔ مال مویشی کے چارہ اور ان کی دیکھ بھال کے لئے نوکروں پر خرچ کریں۔ یا زکوٰۃ دیں۔ محنت ہم کرتے ہیں۔ اور زکوٰۃ دوسروں کو دیں۔ اس شخص نے آکر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کا جواب سنا دیا۔

آپ کا قاعدہ تھا۔ کہ ایسے لوگوں کو سزا دیتے تھے۔ جو زکوٰۃ نہ دیں۔ لیکن اس کے متعلق آپ نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ اسے یہ سزا دی۔ کہ فرمایا۔ آئندہ اس سے کبھی زکوٰۃ نہ لی جائے۔ کیونکہ آپ اسے نشان کے طور پر قائم رکھنا چاہتے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اور وہ مویشیوں کا ایک بڑا گلہ زکوٰۃ کے طور پر لے کر آیا۔ جو اس قدر تھا کہ

صحابہ کا بیان

ہے۔ کہ جہاں تک نظر جاتی تھی۔ مویشی ہی مویشی نظر آتے تھے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم سے زکوٰۃ نہیں لی جائے گی۔ اور وہ روتا ہوا واپس چلا گیا۔ اسی طرح وہ ہر سال آتا رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اس کی زکوٰۃ قبول نہ کرتے۔ اور وہ روتا ہوا چلا جاتا۔ حتیٰ کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا۔ اور اس نے آ کر کہا۔ کہ اب تو میری توبہ قبول کر لی جائے۔ مگر آپ نے فرمایا کیسے جاؤ۔ جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قبول نہیں کیا۔ اسے میں کیسے کر سکتا ہوں اس کا دستور تھا۔ کہ ہر سال اسی طرح زکوٰۃ کا مال لاتا۔ اور پھر روتا ہوا واپس چلا جاتا۔ تو کئی لوگ ہوتے ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ اگر ہمارے پاس مال ہوتا۔ تو یوں کرتے۔ یوں کرتے۔ لیکن ان کی مثال ایسی ہی ہے۔ کہ جیسے کوئی بڈھا آدمی جو چارپائی پر پڑا ایڑیاں رگڑ رہا ہو۔ کہے کہ اگر مجھ میں طاقت ہوتی۔ تو یوں جہاد کرتا۔ اگر ایک کنگال کہے۔ کہ میرے پاس مال ہوتا۔ تو میں یوں قربانی کرتا۔ تو اس کا کیا ثبوت ہے۔ کہ وہ ضرور ایسا کرتا۔ اس کی سچائی اسی طرح معلوم ہو سکتی ہے۔ کہ جو اس کے پاس ہے وہ پیش کرے۔ یا جو قربانی اس کے لئے ممکن ہے۔ اس کے لئے سامان مہیا کرے۔

قادیان کے ایک شخص کا واقعہ

مجھے یاد ہے۔ اس سے جب کسی نے کہا کہ چندہ دیا کرو۔ تو اس نے کہا کہ قرآن کریم کا حکم قل العفو ہے۔ یعنی جو بچے۔ وہ دو اور ہم بچاتے ہی نہیں۔ تو دیں کہاں سے واقعی لطیفہ تو اسے خوب سوجھا۔ قرآن کریم میں یہ الفاظ موجود ہیں۔ کہ عفو میں سے خرچ کرو۔ اور عفو کے معنے زائد مال کے بھی ہیں۔ لیکن اس کے معنے بہترین مال کے بھی ہیں۔ اگر بچنے کی شرط کو پیش کر کے سب لوگ کھائیں اڑائیں۔ اور کہہ دیں۔ کہ بچتا کچھ نہیں۔ تو یہ اس امر کی علامت ہو گی۔ کہ ان کے اندر ایمان نہیں۔ خالی دعووں کو کیا کرنا ہے۔ جب حقیقت کچھ نہ ہو۔ پس اگر واقعی تمہارے اندر

سچی خواہش

ہے۔ تو ایسا ماحول پیدا کرو جس میں قربانی ممکن ہو۔ ورنہ خالی دعوے بے فائدہ شے ہے۔ دعوے کرنا تو مشکل نہیں۔ بلکہ منافق زیادہ دعوے کیا کرتے ہیں :۔

میں نے ایک دفعہ جلسہ سالانہ میں تقریر کی۔ اور اس میں کہا۔ کہ ہماری جماعت میں مال تو ہے۔ مگر دیانت دار تاجر نہیں ملتے شروع شروع میں میرے پاس بہت سے ایسے لوگ آتے تھے۔ کہ ہمارے پاس روپیہ ہے۔ وہ کسی کام میں لگوا دیں۔ اب بھی آتے ہیں۔ مگر اب چونکہ لوگوں کو پتہ لگ گیا ہے کہ میں ایسے روپیہ کو رد کر دیتا ہوں۔ اور اس کی ذمہ داری نہیں لیتا۔ اس لئے کم آتے ہیں۔ تو میں نے بیان کیا۔ کہ میرے پاس لوگ روپیہ لاتے ہیں۔ اگر

دیانت دار تاجر

مل سکیں۔ تو ان کو بھی فائدہ پہونچ سکتا ہے اور روپیہ والوں کو بھی۔ اس تقریر کے بعد پانچ سات رقعے میرے پاس آئے۔ کہ آپ کا سوال تو یہی تھا نہ کہ دیانتدار آدمی نہیں ملتے سو وہ دقت دور ہو گئی۔ اور ہم اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ آپ ہمیں روپیہ دلوائیں۔ ہم دیانت داری سے کام کرنے والے ہیں یہ لوگ سب کے سب ایسے تھے جن کے پاس پھوٹی کوڑی کا امانت رکھنا بھی میں جائز نہ سمجھتا تھا۔ اور بعد میں بعض ان میں سے خیانت میں پکڑے بھی گئے۔ تو صرف مونہہ کا دعوے کچھ نہیں۔ بلکہ عمل سے اس کی تائید ہونی چاہیئے۔ جو اسی طرح ہو سکتی ہے۔ کہ جو قربانی کی خواہش رکھتا ہے وہ اس کے مطابق ماحول بھی پیدا کرے۔ ایک شخص آتا۔ اور کہتا ہے۔ کہ میں خدا کے لئے اپنا سارا وقت قربان کرتا ہوں۔ مگر ساتھ ہی یہ کہہ دیتا ہے۔ کہ میں چھ گھنٹہ ڈیوٹی دیتا ہوں۔ آٹھ گھنٹہ سوتا ہوں۔ دو گھنٹے نماز وں میں صرف کرتا ہوں۔ دو گھنٹے پاخانہ پیشاب میں گزر جاتے ہیں۔ دو گھنٹے سیر اور دو گھنٹے احباب سے بات چیت میں گزارتا ہوں۔ اور باقی دو گھنٹے گھر میں زائد کام کرتا ہوں۔ تو اس طرح ۲۴ گھنٹہ کا حساب دے دینے کے بعد میں اس کے لئے ۲۵ گھنٹے کس طرح بنا سکتا ہوں۔ اور اس سے کیا کام لے سکتا ہوں۔ اس کے اس دعوے کا یہ مطلب ہے۔ کہ یا تو وہ خود بے وقوف ہے اور یا مجھے بے وقوف سمجھتا ہے۔ اسے چاہیے کہ پہلے دو چار گھنٹے بچائے۔ اور پھر یہ نہ کہے۔ کہ میں سارا وقت پیش کرتا ہوں۔ بلکہ کہے۔ کہ تین گھنٹے میں پیش کر سکتا ہوں۔

دیانت داری کا تقاضا

یہ ہے۔ کہ جب تم دعوے کرتے ہو۔ تو اس کے پورا کرنے کے سامان بھی مہیا کرو۔ ورنہ تم تمسخر کرتے ہو خدا سے۔ اور تمسخر کرتے ہو اس کے رسول سے۔ اور تمسخر کرتے ہو اس کے خلیفہ سے :۔

اسی طرح ایک شخص کہتا ہے۔ میں اپنی جان دین کے لئے پیش کرتا ہوں۔ اور حقیقتاً وہ اپنی جان کسی اور کے پاس بیچ چکا ہوا ہے تو میں اس کے اس دعوے کو کیا کر سکتا ہوں پس میں نے بتایا تھا۔ کہ اگر واقعہ میں تمہارے اندر آگ ہے۔ عشق ہے۔ زندگی ہے اور قربانی کی خواہش ہے۔ تو اس کے لئے ماحول پیدا کرو۔ پھر تم مومن بن سکو گے۔ اور پھر خدا کے گھر میں تمہاری عزت ہو گی۔ اگر ایسا نہیں۔ تو تم خدا کو دینے نہیں آئے۔ بلکہ اس سے لینے آئے ہو :۔

دوسری بات یہ کہی تھی۔ کہ گنجائش کے علاوہ

قربانی کی عادت

بھی چاہیئے۔ ہمارے ملک میں ملانوں کی قوم لالچی مشہور ہے۔ کہتے ہیں کوئی ملا کسی خشک کنوئیں میں گر گیا۔ جو بہت گہرا نہیں تھا۔ لوگ اسے نکالنے کے لئے جمع تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ ملا جی ہاتھ دو۔ مگر وہ چپ چاپ کھڑا تھا۔ کوئی مسافر گزر رہا تھا۔ اس نے کہا۔ کہ آپ لوگ ملانوں کا مزاج نہیں سمجھتے۔ دیکھو میں ملا کو نکالے دیتا ہوں یہ کہکر وہ آگے بڑھا۔ اور اپنا ہاتھ لٹکا کر کہا۔ کہ ملا جی ذرا ہاتھ تو لینا۔ اس کا یہ کہنا تھا۔ کہ ملا نے اچک کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ یوں تو یہ لطیفہ ہے۔ مگر اس میں صداقت ضرور ہے۔ یعنی جسے کسی کام کی عادت نہ ہو۔ وہ اسے کر نہیں سکتا۔ عیسائیوں نے اس کے بہتر انتظام کر رکھا ہے۔ وہ صدقہ خیرات پادریوں کے سپرد کر دیتے ہیں۔ اس لئے ان میں

قربانی اور ایثار کا مادہ

زیادہ ہوتا ہے :۔

پس اول تو قربانی کے لئے سامان جمع کرو۔ اور پھر اس کی عادت ڈالو۔ اگر سامان نہیں ہیں۔ تو کہاں سے دو گے۔ جب مال بچاتے نہیں۔ جان کسی کے سپرد ہے وقت سب تقسیم شدہ ہے۔ تو خدا کو کیا دو گے۔ بے شک ایک وقت ایسا آتا ہے۔ کہ جب سب

کام کاج چھوڑ دینے کا حکم

ہوتا ہے کہ ایسے موقعہ پر مخلص تو ضرور گھر بار سب کچھ چھوڑ کر آ جائیں گے۔ مگر اس سے پہلے پہلے جو قربانیاں ہیں۔ جو لوگ انہیں بھی نہیں کر سکتے۔ وہ یہ

انتہائی قربانی

کس طرح کر سکتے ہیں۔ ابھی تو صرف یہ کہا جاتا ہے۔ کہ اپنی آمد کا ایک حصہ پیش کر دو۔ لیکن جو شخص یہ بھی نہیں کرتا۔ وہ موقعہ آنے پر نوکری سے استعفے دے کر کس طرح آ جائے گا۔ پس گزشتہ سال جو میں نے کہا تھا کہ قربانی کے لئے ماحول کی ضرورت ہے۔ وہ آج بھی ویسی ہی ہے۔ ہمارے خلاف لوگوں میں اس قدر اشتعال بھر دیا گیا ہے۔ کہ

تبلیغ کا کام

بہت مشکل ہو گیا ہے بے شک اس سال بیعت گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ ہے۔ مگر اس سال تبلیغ بھی تو گزشتہ سالوں سے بہت زیادہ ہوئی ہے۔

اور جب محنت زیادہ اور نتیجہ کم ہو۔ تو اس کا یہی مطلب ہے۔ کہ ہم نے کچھ کھویا ہے پایا نہیں۔ پچھلے سال اگر کوئی چیز پانچ روپیہ سیر تھی۔ اور تم پانچ روپے دے کر ایک سیر لے آئے۔ اور اس سال وہ آٹھ روپیہ سیر ہو۔ اور تم دس روپیہ دے کر سوا سیر لے آئے۔ تو زیادہ خریدنے کی وجہ سے یہ نہیں کہیں گے۔ کہ تم زیادہ مالدار ہو گئے جو چیز تم گھر میں لائے۔ وہ گو زیادہ تھی۔ مگر جو رقم تم نے اس سال دی۔ وہ نسبتاً بہت ہی زیادہ تھی۔ پس دیکھنا یہ ہے کہ تم نے خرچ کیا کیا۔ اور نتیجہ کیا نکلا۔ مجھے یقینی طور پر تو علم نہیں۔ مگر مجھ پر یہ اثر ہے۔ کہ بیعت اس سال زیادہ ہے۔ مگر اس کے مقابلہ میں اس سال ہم نے تبلیغ پر جو زور دیا ہے وہ بھی پہلے سالوں سے بہت زیادہ ہے۔ پہلے سالوں میں اگر ۴۰-۳۰ مبلغ کام کرتے تھے۔ تو اس سال

چھ سات سو مبلغین

نے کام کیا ہے۔ اس لئے اگر بیعت سوائی یا ڈیوڑھی بھی ہو گئی ہو۔ تو یہ کوئی خوشی کا موقعہ نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ مشکلات بڑھ گئی ہیں۔ اور قربانی کی زیادہ ضرورت ہے۔ دشمن کا حملہ بھی زیادہ ہے گو احرار کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے شکست ہوئی ہے۔ مگر ہمارے مخالف صرف احرار ہی نہیں۔ جو لوگ ان کے مخالف ہیں۔ وہ بھی ہماری مخالفت میں ان سے کم نہیں بلکہ آج کل تو مخلص مسلمان کی علامت ہی یہ ہو گئی ہے۔ کہ ہم کو زیادہ گالیاں دے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ احرار کو ذلیل کرنے کے لئے جو بیسیوں وعظ پھر رہے ہیں۔ وہ بھی ان کی مخالفت کرنے سے پہلے ہم کو گالیاں دے لیتے ہیں۔ تا ان پر احمدی یا احمدی نواز ہونے کا الزام نہ آسکے۔ اور اس طرح ہماری مخالفت جو پہلے محدود تھی۔ اب زیادہ پھیل گئی ہے۔ حتیٰ کہ اب کے ڈسٹرکٹ بورڈوں کے جو انتخاب ہوئے ہیں۔ ان میں بھی احمدیت۔ یا احمدیوں کی حمایت کا سوال اٹھایا جاتا رہا ہے۔ اور لوگوں نے اپنے مخالف کو شکست دینے کا ذریعہ ہی یہ سمجھا ہوا تھا۔ کہ اسے احمدی یا احمدی نواز قرار دیا جائے۔ چنانچہ اسی غرض کے لئے بیسیوں لوگوں نے مولویوں اور پیروں کو رقمیں دے دے کر احمدیت کی مخالفت کروائی اس جدوجہد سے ہمارا نام تو بے شک پھیلا۔ مگر ہمارے خلاف بغض بھی بڑھ گیا۔ اور اس صورت حالات کا مقابلہ کرنا

ہمارا فرض

ہے۔ ورنہ ایک دو سال میں ہمارے خلاف ایسی دیوار بن جائے گی۔ جسے توڑنا بہت مشکل ہوگا۔ تم جس دل کو دلائل سے فتح کرنے کے لئے جاؤ گے۔ اسے لوہے کی ایسی چار دیواری میں بند پاؤ گے۔ کہ تمہارے دلائل اس سے ٹکرا ٹکرا کر اسی طرح ضائع ہو جائینگے جس طرح کوئی شخص مضبوط چٹان کے ساتھ اپنا سر ٹکرا ٹکرا کر پھوڑ لیتا ہے۔ پس تم بھی اپنے ماحول کو وسیع کرو۔ ہشیار جرنیل لڑائی میں اپنی صفوں کو لمبا کرتے ہیں۔ تا دشمن کے پہلوؤں پر سے گزر کر عقب میں سے اس پر حملہ کر سکیں ان کے دشمن بھی اگر ہشیار ہوتے ہیں۔ تو وہ بھی اپنے بازوؤں کو پھیلاتے جاتے ہیں۔ تاکہ حملہ آور اپنے اس ارادہ میں کامیاب نہ ہو سکے۔ پس جب ہمارا دشمن اپنی صفوں کو پھیلا رہا ہے۔ تاکہ ہمارے لئے واپسی کا راستہ بھی باقی نہ چھوڑے۔ تو ہمارا بھی فرض ہے کہ اپنی صفوں کو وسیع کریں۔ اس لئے اس سال پچھلے سال سے قربانی کی ضرورت زیادہ ہے۔ اور میں دوبارہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ اس سال بھی

سادگی اور کفایت کا اصول

مدنظر رکھا جائے میں نے ممانعت کی تھی۔ کہ کوئی احمدی سینما تھیٹر اور سرکس وغیرہ نہ دیکھے سوائے اس کے کہ کسی کو اپنی ڈیوٹی کے طور پر یا سرکاری حیثیت سے وہاں جانا پڑے شلاً بعض لوگ درباروں وغیرہ میں شامل ہوتے ہیں اور پروگرام کی تقاریب دیکھنی پڑتی ہیں۔ یا سینما میں کوئی احمدی ملازم ہو۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس کی روزی اسی میں رکھی ہو۔ تو اسے مشین وغیرہ دیکھنے کے لئے جانا ہوگا۔ مگر وہ بھی تماشہ دیکھنے کے لئے نہ جائے۔ یہ امر اختیاری نہیں رکھا گیا تھا۔ بلکہ لازمی تھا اور میں نے کہا تھا کہ تین سال تک ہر احمدی اس سے احتراز کرے۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ تین سال کے بعد میں اجازت دیدونگا بلکہ میں نے کہا تھا۔ کہ اس کے بعد علماء سے مشورہ کر کے فتوے شائع کیا جائے گا۔ اس وقت نظامی لحاظ سے میں تین سال کے لئے ممانعت کرتا ہوں۔

دوسری نصیحت

یہ ہے۔ کہ میں نے گذشتہ سال بتایا تھا۔ کہ مال کے خرچ ہونے کی بڑی بڑی آٹھ جگہیں ہوتی ہیں۔ ایک کھیل تماشہ دوسرے غذا تیسرے لباس چوتھے زیور پانچویں علاج وغیرہ چھٹے آرائش ساتویں تعلیمی اخراجات اور آٹھویں شادی بیاہ وغیرہ یہ

آٹھ مواقع

ہیں جن پر بیشتر حصہ روپیہ کا خرچ ہوتا ہے جب تک۔ ان آٹھوں میں حد بندی نہ کی جائے۔ اس وقت تک خدا کے لئے قربانی کی آواز پر لبیک نہیں کہا جا سکتا۔ پس سینما اور تھیٹر سرکس وغیرہ کی میں پھر ممانعت کرتا ہوں۔ اس کے بعد سادہ غذا ہے۔ یہ میں نے اختیاری رکھا تھا۔ مگر جماعت کے اکثر دوستوں نے اسے قبول کیا۔ اس میں بھی میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ ہر احمدی خواہ بڑا ہو یا چھوٹا امیر ہو یا غریب یہ اقرار کرے۔ کہ

صرف ایک سالن

استعمال کرے گا۔ سوائے اس کے جو یہ اقرار نہ کرنا چاہتا ہو۔ مگر یہ چیز ایسی ہے۔ کہ جو اسے اختیار کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اس کے اندر ضرور نفاق کی رگ ہوگی۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ دین کے لئے قربانی کرنے کی غرض سے ماحول پیدا کرنے کے لئے جو شخص زبان کا چسکا بھی نہیں چھوڑ سکتا۔ وہ دین کے لئے قربانی کرنے والا سمجھا جا سکے۔ ایسا انسان کس منہ سے دعوے کر سکتا ہے۔ کہ وہ خدا کے لئے اپنی جان قربان کرنے کو تیار ہے۔ جب وہ ایک سے زیادہ سالن قربان نہیں کر سکتا تو کس طرح امید کی جا سکتی ہے۔ کہ جان قربان کر دیگا۔ ایسا شخص فریب خوردہ ہے۔ اس مطالبہ کو میں پھر دہراتا ہوں۔ اور تمام جماعتیں اپنے ہر فرد سے اقرار لیں۔ کہ وہ ایک ہی کھانا استعمال کرے گا۔ جسے میٹھا کھانے کی عادت ہو۔ وہ اور دوسرے لوگ بھی کبھی کبھی میٹھا استعمال کر سکتے ہیں۔ مگر یہ یاد رکھیں۔ کہ

تکلف نہ ہو

ایک کھانے میں بھی انسان تکلف کر سکتا ہے۔ امراء پر اس قربانی کا زیادہ اثر ہوگا۔ مگر غرباء بھی اس قربانی میں شریک ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ اول تو وہ بھی کبھی کبھی دو کھانے تیار کر لیتے ہیں۔ دوسرے ثواب نیت کا ہوتا ہے۔ کسی کو کیا پتہ ہے۔ کہ اگر آج وہ غریب ہے۔ تو کل امیر نہیں ہو جائیگا۔ اگر وہ خدا سے اقرار کرے کہ حالت بدل جانے پر بھی اسی حالت پر قائم رہیگا تو کون کہہ سکتا ہے۔ کہ ایسے شخص کو اس کی نیت کا ثواب نہیں ملیگا۔ بلکہ اس میں فاقہ کش بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ بعض اوقات انہیں بھی صدقہ میں دو کھانے مل جاتے ہیں۔ اور اگر وہ ایک کی قربانی کر دیں۔ تو یہ قربانی امیر سے زیادہ سمجھی جائیگی۔ امیر کو روز میسر تھا مگر فاقہ کش کو اتفاق سے مل گیا۔ اور اس نے خدا کے لئے اپنی خواہش کی قربانی کر دی۔ تو امیر غریب سب کو اس میں شامل ہونا چاہیئے۔ ہاں مہمان کے لئے ایک دو روز تک ایک سے زیادہ کھانے تیار کرانے کی اجازت ہے۔ مگر جس نے کئی ماہ رہنا ہو۔ وہ مہمان نہیں سمجھا جا سکتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ مہمانی تین روز کی ہے۔ اور اگر مہمان بے تکلف ہو۔ تو پسندیدہ امر یہی ہے کہ اس کے لئے بھی ایک ہی کھانا ہو۔ ہاں جس مہمان سے بے تکلفی نہیں۔ اس کے لئے ایک سے زیادہ سالن بھی تیار کئے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ واقف مہمانوں کے متعلق تو انسان جانتا ہے۔ کہ وہ کیا چیز پسند اور کیا ناپسند کرتے ہیں۔ مگر نئے مہمان کے متعلق ایسا علم نہیں ہوتا۔ اور بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے

کہ وہ بعض چیزیں نہیں کھاتے۔ مثلاً میں جب سے پیدا ہوا ہوں۔ آج تک حلوا کدو کبھی خوشی سے نہیں کھایا۔ ہاں بعض جگہ مجھے مجبوراً کھانا پڑا۔ اور میں نے کھایا۔ مگر اس حالت میں کہ اندر سے معدہ اس کو رد کرتا چلا جاتا تھا۔ اور میں بامر مجبوری کھاتا جاتا تھا۔ پس بعض دفعہ اس خیال سے کہ ممکن ہے۔ مہمان کو کوئی چیز پسند نہ ہو۔ یا اسے کوئی بیماری ہو۔ اور اس وجہ سے وہ کوئی خاص چیز استعمال نہ کر سکتا ہو۔ اگر دوسرا کھانا پکا لیا جائے تو کوئی ہرج نہیں۔ مثلاً مہمان کو بواسیر ہو اور تم نے بینگن پکائے۔ تو ان کے کھانے سے اُسے تکلیف ہوگی۔ اسی طرح

مہمان کے متعلق بھی یہ ہدایت ہے

کہ اگر وہ سمجھتا ہے۔ کہ میزبان کی دل شکنی نہ ہوگی۔ تو وہ ایک ہی کھانا کھائے۔ اس سال مجھے بھی بعض ایسی دعوتوں میں شامل ہونا پڑا۔ جن میں ایک سے زیادہ کھانے پکائے گئے تھے۔ مگر میں نے ایک ہی کھایا۔ پس مہمان کو عام صورتوں میں ایک ہی کھانے پر کفایت کرنی چاہئے۔ لیکن اگر میزبان کی دل شکنی کا ڈر ہو۔ یا غلط فہمی پیدا ہونے کا خوف ہو۔ یا ادب اور احترام چاہتے ہوں۔ کہ میزبان کی پیش کردہ شے کو استعمال کیا جائے۔ تو پھر ایک سے زیادہ کھانے کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً کسی

غیر احمدی کے ہاں احمدی کی دعوت

ہو۔ وہ اس نکتہ کو سمجھ ہی نہیں سکتا۔ جو میں نے پیش کیا ہے۔ پس اس کی دل شکنی سے بچنے کے لئے دوسری چیز بھی کھا لی جائے تو کوئی حرج نہیں۔ اسی سال ایک غیر احمدی نے میری دعوت کی۔ میں نے ایک کھانے پر کفایت کی۔ کھانے کے دوران میں وہ ایک چیز لائے۔ اور کہا۔ کہ یہ تو میں نے خاص طور پر آپ کے لئے تیار کروائی ہے۔ یہ ضرور کھائیں۔ میں نے اس میں سے ایک لقمہ لے لیا۔ تا ان کی دل شکنی نہ ہو۔ کہ یہ بھی گناہ ہے۔ پس چونکہ دوسرا کھانا شرعاً حرام نہیں ہے۔ اس لئے ایسے موقعہ پر دوسری چیز کو بوجہ ضرورت استعمال کیا جا سکتا ہے۔ گو پوری کوشش یہ ہونی چاہئے۔ کہ ایک ہی کھانا استعمال کیا جائے۔ پھر ادب اور احترام کا سوال بھی ہوتا ہے۔ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں تشریف رکھتے تھے۔ کہ کوئی شخص دودھ لایا۔ آپ نے پیا۔ اور جو باقی بچا۔ اسے کسی کو دینا چاہا۔ آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا تھا۔ اور بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے چاہا کہ دودھ ان کو دیں۔ ممکن ہے۔ حضرت ابوبکرؓ دیر سے بیٹھے ہوں۔ اور آپ نے اس خیال سے کہ بوڑھے آدمی ہیں۔ ان کو دینا چاہا ہو۔ یا اور کسی وجہ سے آپ ان کو دودھ دینا چاہتے ہوں۔ بہر حال آپ نے دودھ انہیں دینا چاہا۔ مگر چونکہ آپ کا عام قاعدہ یہ تھا۔ کہ دائیں طرف کو ترجیح دیتے تھے۔ آپ نے اس لڑکے سے پوچھا۔ کہ میرے پینے سے کچھ دودھ بچا ہے اور میری عادت یہی ہے۔ کہ دائیں طرف والے کو دیتا ہوں۔ اس لئے یہ تمہارا حق ہے۔ لیکن اگر تمہاری اجازت ہو۔ تو میں ابوبکرؓ کو دیدوں۔ اس لڑکے نے کہا۔ یا رسول اللہ یہ آپ کا حکم ہے یا مجھے اجازت ہے۔ کہ جو چاہوں۔ کہدوں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ نہیں حکم نہیں۔ بلکہ اگر تم چاہو۔ تو لے سکتے ہو۔ اس پر اس نے کہا۔ کہ پھر حضرت ابوبکرؓ کے لئے

میں تبرک تو نہیں چھوڑ سکتا

لایئے۔ دودھ میرے حوالے کیجئے۔ تو بعض ایسے مواقع ہوتے ہیں۔ کہ میزبان کا ادب اور اس کا احترام چاہتا ہے۔ کہ اس کی پیش کردہ چیز کو رد نہ کیا جائے۔ اس موقعہ پر ایک سے زیادہ کھانوں کی اجازت ہے۔ مگر عام طور پر ایک ہی کھانا استعمال کرنا چاہئے۔ اس بیمار کے لئے کوئی حد بندی نہیں۔ ناشتہ میں چائے سالن نہ سمجھی جائے گی۔ چائے کے علاوہ روٹی کے ساتھ کوئی اور چیز بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔

تیسری چیز لباس ہے۔ میں نے کہا تھا کہ جہاں تک ممکن ہو۔

کم کپڑے بنوائے جائیں

اور وہ بھی سادہ ہوں۔ عورتیں گوٹہ کناری استعمال نہ کریں۔ پھیری والوں سے کپڑا نہ خریدیں کہ اس طرح بلا ضرورت کپڑے خریدنے کی عادت پڑتی ہے۔ اور صرف صحیح ضرورت پر کپڑا خریدیں اس ہدایت کو بھی میں پھر دوہراتا ہوں۔ پھر میں نے کہا تھا۔ کہ زیور نہ بنوائے جائیں۔ نہ پرانے تڑوا کر اور نئے۔ ہاں

ٹوٹے ہوئے کی مرمت

کرائی جا سکتی ہے۔ شادی بیاہ کے متعلق میں نے کہا تھا۔ کہ زیور کی اجازت ہے۔ مگر جہاں تک ممکن ہو۔ کم زیور بنوائے جائیں اطباء اور ڈاکٹروں کو ہدایت کی تھی۔ کہ وہ محض تجربے کرنے کے لئے

نئی نئی قیمتی دوائیں

نہ تجویز کیا کریں۔ ہاں اگر کسی ایسی دوا کے سوا چارہ نہ ہو۔ تو بے شک تجویز کر دیں۔ کیونکہ انسانی جان بہر حال قیمتی ہے۔ عام طور پر آسان اور سستے نسخے تجویز کیا کریں آرائش کے سامانوں کے متعلق کوئی قانون تو نہیں بنایا تھا۔ مگر یہ کہا تھا۔ کہ عام طور پر اس سے بچنا چاہئے۔ ہاں پرانی چیزوں سے عورتیں آرائش کی جو چیزیں بنا لیتی ہیں ان کی ممانعت نہیں۔ تعلیمی اخراجات کے متعلق میں نے کہا تھا۔ کہ انہیں ہم کم نہیں کر سکتے۔ مگر طالب علموں کو چاہئے۔ کہ

کھانے اور لباس کے اخراجات میں کمی

کریں۔ استادوں کی ٹیوشن۔ فیسوں اور کتابوں کے اخراجات کم نہیں کئے جا سکتے کیونکہ یہ بھی قوم کا سرمایہ ہے۔ جس سے مال گھٹتا نہیں۔ بلکہ بڑھتا ہے۔ مگر کھانے اور لباس میں جس قدر کمی ممکن ہو۔ انہیں کرنی چاہئے۔ شادی بیاہ کے متعلق میں نے کہا تھا۔ کہ کوئی قواعد مرتب کرنے تو مشکل ہیں۔ مگر اخراجات میں ضرور کمی کرنی چاہئے

ولیمہ کی دعوت

میں بھی سادگی چاہئے۔ میں نے بتایا تھا کہ ڈوموں اور میراثیوں پر جو اخراجات ہوتے تھے۔ ان کی جگہ اب ولیمہ نے لے لی ہے۔ معمولی سے معمولی آدمی بھی ولیمہ کرتا ہے۔ تو سو دو سو آدمی کو بلا لیتا ہے۔ اس سے بھی احتراز کرنا چاہئے۔ ان سب باتوں کا میں

دوبارہ اعلان

کرتا ہوں۔ کیونکہ ان کے بغیر ہم قربانی کرنے کے قابل نہیں ہو سکتے۔ اس کے بعد میں یہ بتاتا ہوں۔ کہ گذشتہ سال میں نے

۲۷½ ہزار روپیہ کا مطالبہ

کیا تھا۔ مگر جب بجٹ تیار کیا گیا۔ تو وہ ستر ہزار کا بن گیا۔ کیونکہ کئی اخراجات پہلے اندازہ میں نظر انداز ہو گئے تھے۔ مثلاً دفتر کے اخراجات۔ ہندوستان میں تبلیغ کے اخراجات۔ ہندوستان میں اشتہارات کی اشاعت وغیرہ پھر یہ بھی خیال نہیں کیا گیا تھا۔ کہ ہمیں آدمی سکھانے پڑیں گے۔ اور ان پر اور ان کے استادوں پر خرچ کرنا پڑیگا۔ اس طرح بعض دوسرے اندازوں میں بھی غلطی ہو گئی تھی۔

قرآن کریم کا ترجمہ

شائع کرنے کے اخراجات بھی شامل نہیں کئے گئے تھے۔ اس لئے ان سب کو ملا کر بجٹ ستر ہزار کا بن گیا تھا۔ اور اب خیال یہ ہے۔ کہ اسی ہزار خرچ ہو جائیگا۔ گو اس وقت تک عملاً کم رقم خرچ ہوئی ہے۔ مگر پچھلے سال کے بجٹ میں سے ابھی پانچ ماہ باقی بھی ہیں۔ تحریک گو میں نے نومبر میں کی تھی۔ مگر مارچ سے کام شروع کیا جا سکا تھا۔ اور

اصل کام

مئی سے شروع ہوا۔ پس اس وقت گو کچھ رقم محفوظ ہے۔ مگر وہ خرچ ہو جائے گی۔ یہ

اللہ تعالےٰ کا فضل

ہے۔ کہ اس نے جماعت کے اندر ایک ایسی رُوح پیدا کر دی۔ کہ اس نے

اسی ہزار روپیہ

فراہم کر دیا۔ ورنہ سارا بجٹ رہ جاتا۔ اس وقت تک جو کام ہوا ہے۔ اس کی تفاصیل میں میں نہیں جا سکتا۔ صرف

اسی قدر بتا دیتا ہوں۔ کہ اس وقت تینوں تحصیلوں میں کام ہو رہا ہے۔ اور تین چالیس آدمی کام کر رہے ہیں۔ بعض جگہ

نئی جماعتیں

بن گئی ہیں۔ اور بعض جگہ بن رہی ہیں۔ ان کے علاوہ ہم اس طرح بھی کام لے رہے ہیں۔ کہ جب غیر صوبہ سے کسی نے اپنے آپ کو تبلیغ کے لئے وقف کیا۔ اسے اسی صوبہ میں لگا دیا۔ مثلاً بنگال کے ایک دوست نے اپنی چھٹی وقف کی۔ اور ہم نے انہیں بنگال ہی میں ایک علاقہ میں بھیج دیا۔ جہاں پہلے کوئی جماعت نہ تھی۔ انہوں نے ایک ماہ کام کیا۔ جس کے نتیجہ میں گیارہ آدمیوں کی جماعت وہاں قائم ہو گئی۔ اسی طرح درجنوں دیہات ہیں جہاں نئی جماعتیں قائم ہو گئی ہیں۔ یہاں اور پنجاب میں بھی کئی ایسے مبلغ ہیں جنہیں مقررہ حلقوں سے باہر لگا دیا جاتا ہے۔ سائیکلسٹ بھی کام کر رہے ہیں۔ اور

کئی اضلاع کی شہر شماری

اور سروے کا کام کر چکے ہیں۔ ہندوستان سے باہر پانچ مبلغ بھیجے جا چکے ہیں۔ اور ۸-۹ اس سال کے لئے تیار ہو رہے ہیں جن کے جانے کے بعد اور رستے آئیں گے قرآن کریم کے ترجمہ کے لئے بھی تیاری ہو رہی ہے۔ اور تھوڑے دنوں میں ہی

مولوی شیر علی صاحب

ولایت جانے والے ہیں۔ اخبار سن رائز لاہور سے اور ایک اور مسلم ٹائمز ولایت سے جاری ہو رہا ہے۔ ایک اخبار اردو میں شائع کیا جا رہا ہے۔ دو اخبار ایسے ہیں جو ہماری امداد سے چل رہے ہیں۔ ولایت کے اخبار کے متعلق غیر ممالک سے اطلاعات آتی ہیں۔ کہ وہاں اسے

قدر کی نگاہ

سے دیکھا جاتا ہے۔ چین سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں لوگ اسے شوق سے پڑھتے ہیں۔ سن رائز نے بھی غیر ممالک کے نومسلموں میں روح پھونکنے کے لئے بہت کام کیا ہے۔ امریکہ سے مجھے کئی خطوط نومسلموں کے پہنچے ہیں۔ کہ پہلے جماعت سے ہمیں کوئی وابستگی معلوم نہ ہوتی تھی۔ مگر سن رائز میں آپ کے

خطبات کے تراجم

شائع ہونے کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ انہیں پڑھ کر ہم بھی اپنے آپ کو جماعت کا ایک حصہ سمجھنے لگے ہیں۔ چنانچہ امریکہ کے نومسلموں نے اس تحریک میں تین ہزار چندہ لکھوایا ہے جس میں سے معتدل رقم وصول ہو چکی ہے جو بہت بڑی کامیابی ہے۔ کیونکہ وہ لوگ ایسی باتوں کے بالکل عادی نہیں ہیں۔ اور بعض نے تو بالکل شرائط کے مطابق دیا ہے۔ امریکہ میں ایک گورے نوجوان وکیل ہیں۔ مبلغ امریکہ نے لکھا ہے کہ ان کی مالی حالت خراب تھی۔ اس لئے میں نے سمجھا کہ امراء کے لئے جو رقم مقرر کی گئی ہے۔ ان کے ذمہ اتنی نہیں ڈالنی چاہیئے۔ مگر انہوں نے خود ہی آ کر تین سو کا وعدہ لکھوا دیا۔ اور پھر اسے ادا بھی کر دیا۔ گویا جو لوگ اسلام کے دشمن تھے اور اس کا نام سننا بھی نہ چاہتے تھے۔ ان کے اندر بھی

زندگی کی نئی روح

پیدا ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ العزیز تھوڑے دنوں میں ۱۵-۲۰ نئے ممالک میں بھی تبلیغ کا کام باقاعدہ شروع ہو جائیگا اعلان کے وقت یہ بات نظر انداز ہو گئی تھی۔ کہ ان ممالک میں ان کی زبانوں میں لٹریچر کی ضرورت ہو گی۔ لیکن اب اس ضرورت کا بھی احساس ہوا ہے اور پندرہ بیس نئے ملکوں کو مدنظر رکھ کر جہاں تبلیغ شروع کی جائے گی لاکھوں روپیہ اس کام کے لئے بھی چاہیئے ہو گا۔ گو میرا ارادہ ہے کہ اس کام کو تجارتی اصول پر چلایا جائے اور

کتب کو زیادہ تر فروخت کیا جائے

اور پہلی کتب کی فروخت پر اور کتب شائع کی جائیں مگر آٹھ دس زبانیں بھی چنی جائیں اور پندرہ ہزار کا سرمایہ فی ملک کے لئے وقف کیا جائے۔ جو بہت کم ہے تو بھی

ڈیڑھ لاکھ کی ضرورت

اس غرض کے لئے ہے بے شک یہ سب بار ایک سال میں نہیں پڑے گا لیکن اسے پانچ سال پر بھی تقسیم کیا جائے تو تیس ہزار فی سال کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ کام ایسا ہے کہ اسے افراد کی جانی قربانی تکمیل تک نہیں پہنچا سکتی کیونکہ خواہ کتنے آدمی اپنی جان اور اپنا وقت قربان کر دیں۔ قرآن کریم کا ترجمہ ایک زبان میں بھی شائع نہیں ہو سکتا۔ اس کام کو تو روپیہ ہی پورا کر سکتا ہے۔ چین میں یہ کام شروع بھی ہو گیا ہے۔ ٹیچنگز آف اسلام یعنی

تقریر جلسہ مہوتسو کا ترجمہ چینی میں ہو چکا ہے

احمدیت اور تحفۃ الامیر کا ترجمہ جلد ہونے والا ہے۔ اور قرآن کریم کے ترجمہ کے لئے بھی مناسب آدمیوں کی تلاش ہو رہی ہے۔ انگریزی ترجمہ کی ٹائپ شدہ کاپی بھجوا دی گئی ہے تا اسے سامنے رکھ کر ترجمہ کریں۔ عربی دان علماء بھجوانے کی تیاری ہو رہی ہے۔ تاکہ ترجمہ کی صحت میں مدد دیں جاپان میں بھی جلد اسلامی کتب اور قرآن کریم کے ترجمہ کی کوشش کی جائے گی صوفی عبدالقدیر صاحب محنت سے جاپانی زبان سیکھ رہے ہیں۔ تاکہ ترجمہ کی نگرانی کر سکیں ایک ماہ تک ایک تحصیل یافتہ مبلغ ادھر روانہ ہو گا تاکہ عربی زبان کی مشکلات میں مدد دے سکے۔ غرض یہ سب اخراجات ہیں ادھر بورڈنگ جدید کے اخراجات اور دفتر کے اخراجات کو بھی پہلے شامل نہ کیا گیا تھا مگر میرا ارادہ ہے کہ ہر سال ایک حصہ چندہ کا صدر انجمن احمدیہ کے نام کچھ تجارتی جائداد خریدنے پر لگا دیا جائے۔ تاکہ مستقل اخراجات چندہ پر نہ پڑیں۔ بلکہ جائداد کی آمد سے ادا ہوں اس جائداد کی آمد صرف تحریک جدید کے کاموں پر خرچ کی جائے۔ اس سال بھی کچھ روپیہ اس خیال سے لگایا تھا۔ جس سے

گیارہ بارہ سو روپیہ کا منافع

انشاء اللہ ہو گا۔ لیکن یہ خیال بہت دیر کے بعد آیا ورنہ چھ سات ہزار کی آمد بسہولت پیدا کی جا سکتی تھی۔ آئندہ سال انشاء اللہ اس کام کو اچھی طرح چلایا جائیگا اور انشاء اللہ دفتر اور

تحریک جدید کے بورڈنگ کے اخراجات

چندہ سے نہیں بلکہ تجارتی آمد سے چلائے جائیں گے۔ اور چندہ صرف ہنگامی کاموں کے لئے خرچ کیا جائے گا۔ اس لئے اس سال میں پھر اس

مالی تحریک کا اعلان

کرتا ہوں۔ لیکن ساتھ ہی دوستوں سے خواہش کرتا ہوں کہ وہ مالی قربانی میں پچھلے سال سے زیادہ حصہ لیں۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ پچھلے سال کی قربانی دشمنوں کے لئے حیرت انگیز تھی۔ مگر میرے نزدیک بعض دوست زیادہ حصہ لے سکتے تھے مگر انہوں نے کم حصہ لیا۔ اسی طرح ہندوستان سے باہر کی ہندوستانی جماعتوں نے اتنا حصہ نہیں لیا۔ جتنا میرے نزدیک وہ لے سکتے تھے۔ کئی دوستوں نے تین سو کو آخری حد سمجھا حالانکہ یہ

زیادہ توفیق والوں کے لئے نیچے کی حد

تھی اوپر کی حد نہ تھی مگر بعض نے بہت بڑی قربانی کا بھی ثبوت دیا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی آمد کا قریباً $\frac{1}{4}$ حصہ علاوہ دوسرے چندوں کے اس تحریک میں دیا اور کل رقم چھبیس سو کی گذشتہ سال میں ادا کی۔ یہ اعلیٰ درجہ کا اخلاص ہے۔ ان کے ہاں اولاد نہیں ہے۔ اور ان کا نام لئے بغیر میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ دوست ان کے لئے ضرور دعا کریں کہ

اللہ تعالیٰ اولاد عطا کرے

جو نیک اور دین کی خادم ہو۔

پس دوبارہ اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے میں اس امید کا اظہار بھی کرتا ہوں۔ کہ دوست پہلے سے زیادہ اس سال حصہ لیں گے اور

حقیقی قربانی کا ثبوت

دیں گے۔ تا ایمان کی قیمت میں اضافہ کا ثبوت مل سکے۔ جو شخص ایک سال خوشحالی کی

مشق کرتا ہے۔ یقیناً اگلے سال اس کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اس طرح قربانی کرنے والے کے ایمان میں بھی اضافہ ظاہر ہونا چاہیئے۔ پس دوستوں کو اس امر کا ثبوت دینا چاہیئے۔ کہ گذشتہ سال کی قربانی نے ان کے

ایمان میں اضافہ

کیا ہے۔ اور آج وہ پچھلے سال سے زیادہ خدا کی راہ میں تکلیف اُٹھانے کے لئے تیار ہیں۔ اور چاہیئے۔ کہ ہر جماعت کا چندہ پہلے سے بڑھ جائے۔ اور ہر فرد کا چندہ پہلے سے زیادہ ہو۔ سوائے اس صورت کے کہ کسی کے لئے ایسا کرنا ناممکن ہے۔ اور میں جانتا ہوں۔ کہ بعض کے لئے ایسا کرنا فی الواقعہ ناممکن ہے۔ کیونکہ بعض نے اپنی اس سال کی آمدنی سے چندہ نہ دیا تھا۔ بلکہ گذشتہ عمر کا اندوختہ سب کا سب دیا تھا۔ ایسے دوست بے شک روپیہ کی صورت میں گذشتہ سال جتنا حصہ نہیں لے سکیں گے۔ لیکن یقیناً ان کا اخلاص ضائع نہیں جائے گا۔ اللہ تعالےٰ ان کے اخلاص اور گذشتہ سال کی قربانی کی وجہ سے اس سال ان کے ثواب کو رقم کے لحاظ سے نہیں۔ بلکہ گذشتہ قربانی کے لحاظ سے بڑھائے گا۔ ان کے سوا جو لوگ ایسے ہوں۔ کہ وہ بڑی زیادتی نہ کرسکتے ہوں ان کو بھی میں نصیحت کروں گا۔ کہ وہ کچھ بڑھا دیں۔ مثلاً پانچ کی جگہ چھ کردیں۔ یا دس کی جگہ گیارہ کردیں۔ تاکہ ان کا قدم نیکی میں آگے بڑھے۔ کھڑا نہ رہے۔ میں جماعت کو بتا چکا ہوں۔ کہ

ابتلاؤں کا ایک لمبا سلسلہ

ان کے سامنے ہے۔ ایک نہ ختم ہونے والی جنگ ان کے سامنے ہے۔ جسے خدا تعالےٰ کا ہاتھ ہی ختم کرے گا۔ گذشتہ قوموں سے زیادہ قربانیوں کی امید ان سے کی جاتی ہے کیونکہ ان کے سپرد

دُنیا کی آخری جنگ کا فیصلہ

کیا گیا ہے۔ پس یاد رکھو کہ جو اس وقت کی حقیر قربانی نہیں کرسکتا۔ کہ یہ جو مطالبات میں کررہا ہوں۔ آئندہ کے مقابلہ پر بالکل حقیر ہیں اسے اس سے بڑی قربانیوں کی توفیق نہیں مل سکے گی۔ جو آج چھوٹی کلاس کا سبق یاد نہیں کرتا۔ وہ کل کے بڑے امتحان میں ضرور فیل ہوگا جو آج

قربانی کی مشق

نہیں کرتا۔ وہ کل ضرور میدان کارزار سے بھاگے گا۔ منافق یہی کہتے ہوئے مرجائیں گے کہ ہائے چندہ ہائے چندہ۔ مگر ان کا ٹھکانا خدا کے پاس نہیں ہوگا۔ ان کی باتوں میں نہ آؤ۔ اور اگر کسی کا دل ایسا ہے۔ کہ اس پر

منافقوں کی باتوں کا اثر

ہوتا ہے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ علیحدہ ہوجائے منافق کی رفاقت میں کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر منافق تمہارے ساتھ ہونگے۔ تو تمہاری صفوں کو خراب کریں گے۔ پس ہر ایسا شخص پیچھے ہٹ جائے۔ تو یہ بھی اس کی ایک خدمت ہوگی۔ مگر یاد رکھو۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کوئی کھیل نہیں۔ یہ شیطان سے جنگ کا آخری اعلان ہے۔ آج کل

اٹلی اور حبشہ کی جنگ

ہورہی ہے۔ مگر اس کی کیا حقیقت ہے تمہاری اس جنگ کے مقابلہ میں۔ لیکن اسی جنگ سے اٹلی ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہل گیا ہے۔ مسولینی نے بھی حکم دیا ہے۔ کہ لوگوں کو گوشت کی ایک ہی ڈش ملے۔ یہ پہلا حکم ہے۔ جو کسی ملک میں دیا گیا ہے۔ اور یہ میرے حکم کے بعد کا ہے۔ اٹلی کے ڈکٹیٹر کا حکم ہے۔ کہ تمام ملک میں ہر شخص گوشت کی ایک ہی ڈش استعمال کرے۔ مگر ابھی وہ اس مقام پر نہیں پہونچا۔ جو میں نے تجویز کیا تھا۔ یعنے کسی قسم کا

دوسرا سالن

استعمال نہ کرو۔ مگر بہرحال آج اٹلی کے لوگ ایک چھوٹی سی جنگ کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کررہے ہیں۔ اگر ہم خدا تعالےٰ کی بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی عظمت

پر یقین رکھتے ہیں تو ہمارے اندر اٹلی سے زیادہ جنبش پیدا ہونی چاہیئے۔ کیونکہ ہماری جنگ اس جنگ سے بڑی ہے اور جس قدر وہ بڑی ہے اسی قدر قربانی بھی بڑی ہونی چاہیئے۔ یہ جنگ احادیث کے رو سے شیطان اور رحمٰن کی آخری جنگ ہے پس جب تک تم اپنی زندگیوں کو

روحانی سپاہیوں کے رنگ میں

نہ ڈھال لو۔ اور اپنے آپ کو خدا کے حکموں سے مقید نہ کرلو۔ فتح حاصل نہیں کرسکتے۔ جنگ عظیم میں دو کروڑ آدمی مارے گئے یا زخمی ہوئے تھے۔ اربوں ارب روپیہ خرچ ہوا تھا۔ صرف انگریزوں کا دو کروڑ روپیہ روزانہ صرف ہوتا تھا۔ مگر ہمارے لئے اس سے بڑھ کر جنگ درپیش ہے کیونکہ ہمارا کام

دلوں کا فتح کرنا

اور انسانوں کی عادتوں اور اخلاق اور خیالات کو بدلنا ہے۔ ہم جب تک اپنے اوقات اور اپنے اموال کو ایک حد بندی کے اندر نہ لے آئیں۔ اور اس کے بعد خدا تعالیٰ سے عرض نہ کریں۔ کہ اے خدا تو نے ہمیں بلایا۔ اور ہم تیرے حضور حاضر ہوگئے ہیں اس وقت تک سب دعوے باطل اور امنگیں اور خواہشیں بے سود ہیں۔ اور کوئی چیز ہمیں فائدہ نہیں دے سکتی۔ خالی دعوے تو پاگل بھی کرتا ہے۔ لیکن اس کے دعووں کو کون وقعت دیتا ہے۔ کیونکہ وہ جو کہتا ہے کرتا نہیں ہے۔ اور عمل کے بغیر کوئی ترقی نہیں ہوسکتی تحریک کے متعلق باقی حصے میں انشاء اللہ اگلے خطبات میں بیان کروں گا۔ آج چندوں کے متعلق اعلان کردیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ پر اس

تحریک کی تکمیل

کو چھوڑتا ہوں۔ کہ یہ کام اسی کا ہے۔ اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں لفظاً میرے ہیں مگر حکم اس کا ہے وہ

غیر محدود خزانوں والا

ہے۔ اسے میرے دل کی تڑپ کا علم ہے اور اس کام کی اہمیت کو جو ہمارے سپرد ہے۔ وہ ہم سے بہتر سمجھتا ہے۔ پس میں اسی سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ جماعت کے سینوں کو کھولے اور ان کے دلوں کے زنگ کو دور کرے۔ تا وہ ایک مخلص اور باوفا عاشق کی طرح اس کے دین کی خدمت کے لئے آگے بڑھیں۔ اور دیوانہ وار اپنی بڑی اور چھوٹی قربانی کو خدا تعالےٰ کے قدموں میں لا ڈالیں اور اپنے ایمان کا ایک کھلا ثبوت دے کر دشمن کو شرمندہ کریں۔ اور اس کی ہنسی کو رونے سے بدل دیں۔ اور نہ صرف یہ قربانی کریں بلکہ

دوسرے مطالبات

جو جانی اور وقتی قربانیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں دل کھول کر حصہ لیں۔ اللھم یا رب آمین۔ ہاں دوستوں کو یہ ضرور یاد رہے۔ کہ اس چندہ کا اثر صدر انجمن کے چندوں پر ہرگز نہ پڑے۔ کہ ایک ہاتھ کو بچانے کے لئے دوسرا کاٹ دینا بیوقوفی ہے۔ اور چاہیئے۔ کہ

تحریک امانت کو بھی دوست نظر انداز نہ کریں

اور جو دوست اس وقت تک حصہ نہیں لے رہے۔ اس میں حصہ لیں۔ اور جو کم حصہ لے رہے ہیں وہ اپنا حصہ اور بھی بڑھا دیں۔ تا خدا تعالیٰ کی نصرت ان کے شامل حال ہو اور اس کا فضل ان پر بارش کی طرح نازل ہو۔ اے میرے رب اپنے اس غریب اور

عاجز بندہ کی دعا

کو سن اور ہر ایک جو میری آواز پر لبیک کہتا ہے۔ تو اس سے ایسا ہی معاملہ کر۔ آمین یا رب العالمین۔

احباب جماعت اور اہل علم اصحاب کو بشارت

احمدیہ بک ڈپو فلسطین کی طرف سے دو قیمتی تحفے

(۱) ۔ نظارت تالیف و تصنیف کی اجازت کے ماتحت احمدیہ بکڈپو جبل الکرمل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشہور عام عربی کتاب "اعجاز المسیح" عربی حروف میں بہت عمدہ کاغذ پر چھپوا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں میں سے یہ پہلی کتاب ہے۔ جو احمدیہ پریس بلاد عربیہ میں چھپ رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ عنقریب شائع ہو جائے گی۔

(۲) انہی دنوں احمدیہ بک ڈپو فلسطین بہائی ازم کے متعلق ایک عمدہ ترین کتاب بزبان عربی شائع کر رہا ہے۔ اس کتاب کی خصوصیتوں میں سے ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں بہائیوں کی شریعت کتاب الاقدس کو بتمام و کمال لفظاً لفظاً شائع کیا گیا ہے نیز شریعت اسلامیہ اور شریعت بہائیہ میں فیصلہ کن مقابلہ کر کے بھی دکھایا گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ یہ کتاب بھی بہت جلد شائع ہو رہی ہے۔

ہر دو کتابوں کی قیمتوں کے متعلق چند دنوں تک اعلان کیا جائے گا۔ جو دوست زیادہ تعداد میں خریدنے کا ابھی سے آرڈر دیں گے۔ وہ خاص رعایت کے مستحق ہونگے۔ تمام خط و کتابت صرف مندرجہ ذیل پتہ پر ہو۔ اور پتہ انگریزی میں لکھا جائے۔

Al-Bushra office. Mount Carmel Haifa-Palestine.

خاکسار خادم اللہ دتا جالندھری از جبل الکرمل ۱۱۔ نومبر ۱۹۳۵ء

ایمان کے کامل ہونیکا ثبوت وصیت ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے رسالہ الوصیت میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "جو شخص وصیت نہیں کرتا۔ مجھے اس کے ایمان میں شبہ ہے" پس وصیت معیار ہے ایمان کے کامل ہونیکا پھر فرماتے ہیں "وصیت آزمائش ایمان کا ذریعہ ہے۔ وصیت پیمانہ ہے ایمان کو ناپنے کا۔ اور وصیت آئینہ ہے اپنی ایمانی شکل دیکھنے کا"

پس جس احمدی نے اس وقت تک وصیت نہیں کی۔ اس کو چاہئے۔ کہ فوراً وصیت کرے۔ اور اپنے ایمان کے کامل ہونے کا ثبوت پیش کرے۔

یاد رکھو! موت کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس قربانی سے پیچھے رہ جاؤ۔ پس جلدی کرو۔

(سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

محمد اسمٰعیل مجرم قرار دیا گیا

محمد اسمٰعیل پسر مولوی حکیم قطب الدین صاحب نے عدالت سشن امرتسر میں جو اپیل دائر کی تھی کل سشن جج صاحب نے نامنظور کر دی۔ اور محمد اسمٰعیل مذکور کو ازالہ حیثیت عرفی کا مجرم قرار دیتے ہوئے فاضل سشن۔

فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۳۵ء

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس مشاورت ۳۵ء میں یہ فیصلہ فرمایا ہے۔ کہ "جن موصیوں نے جائیداد کی وصیت کی ہوئی ہے۔ ان کی اس جائیداد کی آمدنی کے علاوہ باقی ہر قسم کی دوسری آمدنیوں پر ان کو حصہ آمد ضرور ادا کرنا چاہیئے۔" یعنی ان کو ماہوار آمدنی کی وصیت بھی کرنی چاہیئے۔ اس وقت اس فیصلہ کو چھ ماہ سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے۔ لیکن احباب نے اس فیصلہ کی تعمیل کی طرف توجہ نہیں کی۔ چونکہ اس فیصلہ کی تعمیل ضروری ہے۔ اس لئے ایسے احباب کو جلسہ سالانہ تک حصہ آمد کی وصیت کر دینی چاہیئے۔ ورنہ پھر ایسے موصیان کے نام مجلس کارپرداز میں سرٹیفکیٹ کی منسوخی کے لئے پیش کر دیئے جائیں گے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

پرائیویٹ قطعات اراضی

محلہ دار العلوم غربی قادیان میں جامعہ احمدیہ سے جانب غرب اور محلہ دالرحمت سے جانب شرق ابھی چند قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ نرخ اس وقت ۲۵ روپے فی مرلہ مقرر ہے مگر سالانہ جلسہ کی تقریب پر یکم نومبر سے ۱۵ جنوری تک بیس فیصدی رعایت دیجائیگی۔ خواہشمند احباب موقع پر قطعات دیکھکر خرید سکتے ہیں۔ قیمت بہرحال نقد یکمشت لیجائیگی۔

قطعات مذکورہ بالا کے علاوہ اندرون قصبہ محلہ دار الرحمت۔ دار الفضل اور دار البرکات میں بھی بعض پرائیویٹ قطعات اس وقت زیر فروخت ہیں۔ جن میں سے بعض بہت اچھے موقع کے ہیں۔ مثلاً زنانہ جلسہ گاہ کے ساتھ متصل بجانب شمالی احمدیہ سٹور کے پاس محلہ دار الرحمت میں جو پہلا چوک ہے۔ اس کے ساتھ متصل محلہ کے درمیانی بڑے اور لمبے بازار پر اس کے قریب۔ محلہ دار الفضل کے وسط میں ہائی سکول کے قریب۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور ہر ایک قطعہ کے موقع اور محل کے مطابق قیمتیں الگ الگ مقرر ہیں۔ نیز اس وقت بعض مکانات زیر فروخت ہیں۔ مثلاً دفتر الحکم والے بازار میں ایک کنال سے اندر رقبہ کا ایک مکان خام اس وقت زیر فروخت ہے۔ ایک مکان پختہ اور وسیع محلہ دور الضعفاء (ناصر آباد) کے ساتھ متصل فروخت ہوتا ہے۔ اور ایک نیا مکان پختہ دو منزلہ محلہ دار الفضل میں مسجد کے قریب بکتا ہے۔ جس کا رقبہ قریباً پانچ مرلہ ہے۔ خواہشمند احباب ہم سے پتہ دریافت کر کے قیمت کا تصفیہ خود مالکان مکانات کے ساتھ کر سکتے ہیں۔

خاکساران:۔ محمد احمد و عبد الکریم پسران مولوی محمد اسمٰعیل صاحب قادیان

روغن آملہ چنبیلی

مولسری۔ کرنا اور گلاب ہم نے خاص طور پر قیمتی ادویہ سے تیار کئے ہیں۔ اور ہمارا یہ دعویٰ ہے۔ کہ ان میں وائٹ آئل یا کسی ایسی ہی فضول چیز کی ہرگز ملاوٹ نہ ہوگی۔ یہ روغن علاوہ اپنی بھینی بھینی خوشبو کے بالوں کو لمبا کرنے ملائم رکھنے میں بہترین مفید ثابت ہونگے۔ کمزوری دماغ بال گرنے اور سکری وغیرہ کو بھی فائدہ ہوگا۔ ایک بار تجربہ کریں۔ قیمت فی شیشی ۶ اونس ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

شیخ احسان علی فیض عام میڈیکل ہال قادیان

سررشتہ عدالت چوہدری محمد عظیم صاحب نائب تحصیلدار نوشہرہ ورکاں تحصیل و ضلع گوجرانوالہ

عمردین ولد دوہایا قوم جٹ ساکن بدرہ تہ تحصیل و ضلع گوجرانوالہ مدعی

بنام مسماۃ راج کور بیوہ گھرک سنگھ قوم جٹ ساکن ماڑی خورد۔ سندر سنگھ ولد کیسرا سنگھ۔ کرتار سنگھ ولد گنڈا سنگھ۔ تیجا سنگھ۔ ویر سنگھ پسران شیر سنگھ۔ سولکھن سنگھ ولد دوہادا سنگھ۔ سوچا سنگھ ولد لابہ سنگھ قوم جٹ ساکنان بدرتہ تحصیل و ضلع گوجرانوالہ۔ لال سنگھ ولد شیر سنگھ پیادل سنگھ سود اگر سنگھ پسران لابہ سنگھ قوم جٹ ساکنان حال بدرتہ (سیالوالہ) چک ۱۶۷ تحصیل و ضلع شیخوپورہ مدعا علیہم

دعویٰ تقسیم اراضی ۸۸ کنال ۲ مرلہ مندرجہ کھاتہ ۱۸۰ واقعہ موضع بدرتہ تحصیل گوجرانوالہ

اشتہار

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہم کی طلبی عرصہ سے ہو رہی ہے لیکن جملہ مدعا علیہم سے کوئی مدعا علیہ حاضر نہیں آیا ہے جس سے صاف پایا جاتا ہے۔ کہ حاضری عدالت سے عمداً گریز کیا جاتا ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا جملہ مدعا علیہم کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ۲۵-۱۲-۱۰ کو برائے پیروی مقدمہ حاضر عدالت آویں ورنہ غیر حاضر مدعا علیہم کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی ۱۵-۱۱-۱۴

مہر عدالت

انڈین ڈائرکٹری

۱۹۳۶ء کی نئی اردو ایڈیشن جس میں ہزارہا ہندوستانی تاجروں کارخانہ داروں سوداگروں اور مینوفیکچروں کے مکمل ایڈریس معہ کاروباری تفصیل بہترین اور کارآمد تجارتی معلومات مشہور شہروں اور تمام ریاستوں کے مکمل گائیڈ بے شمار تاریخی اور جغرافیکل مضامین کے علاوہ ممالک غیر کے پتہ جات درج کئے گئے ہیں۔ کاروباری دنیا خصوصاً ایجنسیوں۔ مینوفیکچروں اور اشتہار بازوں کے لئے یہ کتاب ازحد مفید کارآمد اور دلچسپ ثابت ہوگی بڑے سائز کے ۷۰۰ صفحے مجلد قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ہر خریدار کو ایک سال کے لئے رسالہ رہنمائے تجارت مفت ارسال کیا جائیگا۔

منگوانیکا پتہ:۔ **مینجر ڈائرکٹری پبلشنگ ہوز قیصری باغ روڈ امرتسر**

ہمارے آہنی خراس (بیل چکی) پر اڑھائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر

پچاس روپیہ ماہوار منافع حاصل کیجئے

تفصیلی حالات اور قیمتیں معلوم کر کے آپ یقیناً خوش ہونگے

علاوہ ازیں

شہرہ آفاق آہنی رہٹ (آبپاشی کا بہترین اور کم خرچ طریقہ) فلور ملز۔ بیلنہ جات۔ انگریزی ہل۔ چاف کٹرز۔ بادام روغن۔ سیویاں۔ قیمے اور چاولوں کی مشینیں زراعتی آلات اور دیگر مشینری منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔

اصلی اور اعلےٰ مال منگانیکا قدیمی پتہ

ایم۔ اے۔ رشید اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ۔ پنجاب

تپ دق

دق پھیپھڑے کی ہو۔ یا آنتوں کی ابتدائی درجہ میں ہو۔ یا آخری سٹیج میں۔ کندن سے صحت اور نئی زندگی حاصل ہو سکتی ہے۔ تفصیلی حالات کے لئے اس کا لٹریچر مفت منگا کر پڑھیے۔

پتہ:۔ کندن کیمیکل ورکس نئی دہلی

اخبار زمیندار لاہور

اس کے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہوگا۔ ہم خوشی کے ساتھ اس بات کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ شیخ صاحب کی مشہور و معروف دوائی کے ہزارہا صحت یافتہ لوگوں کے خطوط کے مطالعہ سے اس دوائی کی عظمت اور خوبی پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے۔ مردانہ بیماریوں کے مریض شیخ غلام احمد محلہ پیر گیلانیاں لاہور کی بے نظیر دوائی سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔ عرصہ ۴ سال سے اس دوائی کا اشتہار ملک کے معزز اخبارات میں شائع ہوتا ہے۔

(منیجر صیغہ اشتہارات) ۳۱ مارچ ۱۹۳۵ء

جناب ڈاکٹر سیلتھارام صاحب میڈیکل آفیسر

آئی۔ سی ڈسپنسری باوان حیدرآباد سندھ) میں نے آپکا وی پی جس میں تین شیشی نیپالی گولیاں اور ایک شیشی نیپالی تیل تھا۔ وصول کرکے ایک مریض پر تجربہ کیا آپکی دوائیوں نے مریض کو بالکل تندرست کردیا۔ مہربانی کرکے ایک پارسل اور روانہ کردیں۔ میں نے اپنے مریضوں میں آپ کی دوائی کا چرچا شروع کردیا ہے۔ واقعی اکسیر صفت دوا ہے۔

تجربہ کرنے پر اکسیر ثابت ہوئی ہیں

جناب شیخ صاحب السلام علیکم کے بعد عرض ہے۔ کہ میں آپ کی دوائی جو آپ کے شفاخانہ سے لایا۔ وہ گولیاں اور روغن مایوس العلاج مریض پر تجربہ کرنے سے اکسیر ثابت ہوئی ہیں۔ ہم آپ کی محنت اور سچائی کے تہ دل سے مشکور ہیں۔

شیخ عبداللہ گجرات

اس کے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہوگا!

ناظرین میں نہ تو اشتہاری حکیم ہوں نہ ڈاکٹر بلکہ ایک معمولی کلرک ہوں۔ بدقسمتی سے میں اپنی جوانی میں عادات قبیحہ کا مرتکب ہوگیا۔ جس کے نتیجہ سے میں بالکل بے خبر تھا۔ اچانک عرصہ ڈیڑھ سال کے بعد مجھے ناطاقتی کے نامراد امراض جو اس قبیح عادت کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ لاحق ہوگئے۔ بے انتہا شکایتوں کے سبب میرا چہرہ دن بدن لاغر اور زرد ہونے لگا۔ دوست احباب میری پژمردگی کا سبب پوچھتے تھے۔ مگر میں کسی کو اپنی حالت سے آگاہ کرنا مناسب نہ سمجھتا تھا۔ درپردہ لاہور اور دیگر شہروں کے بڑے بڑے ڈاکٹروں اور حکیموں سے جن کے لمبے چوڑے اشتہاروں کی کوئی حد نہ تھی۔ ادویات منگوا کر استعمال کرتا رہا لیکن بالکل بے سود خاک بھی فائدہ نہ ہوا۔ بلکہ علاوہ خرچ کے کئی ایک اور تکلیفوں کا سامنا کرکے بھی مایوس رہنا پڑا۔ اس مایوسی کی حالت میں میں زندہ در گور ہونے کو ترجیح دیتا تھا۔ اتفاقاً خوش قسمتی سے مجھے ایک ملازمت میں نیپال جانا پڑا۔ ۱۹۱۸ء میں لاہور سے نیپال روانہ ہوا۔ اور ایک دو جگہ ٹھہر کر نیپال کے مشہور شہر کھٹمنڈو میں اترا۔ میرے ساتھ ایک فقیر خضر صورت جو ایک دو روز پہلے سے وہاں مقیم تھے۔ مجھے پوچھنے لگے۔ کہ تم اداس اور تمہاری شکل مریضوں کی سی کیوں ہے۔ میرے پُر درد دل نے اس فقیر خضر صورت درکامل سنیاسی سے اپنا سارا ماجرا اُلٹا دینے کی ہدایت کی۔ چنانچہ میں نے بے کم و کاست اپنی تمام سرگذشت کا کچا چٹھا بیان کرکے یہ بھی کہدیا۔ کہ اب میں اس زندگی سے تنگ آکر خودکشی کرنے پر آمادہ ہوں۔ اس فقیر صاحب کمال نے ازراہ شفقت میرے حال زار پر رحم فرماکر ایک نسخہ کھانے کے لئے مقوی گولیوں کا اور دوسری کمزوری دور کرنے کے لئے مالش کا بتایا۔ چنانچہ میں نے بموجب ارشاد اس صاحب کمال کے چند ایک جنگلی جڑی بوٹیاں اور کئی ایک ادویات بازار سے خرید کر ہر دو جوہر کیمیا کو روبرو اس صاحب کمال کے تیار کرکے استعمال کرنا شروع کیا **ناظرین میں اپنے خدا کو حاضر و ناظر جان کر سچ کہہ رہا ہوں۔** کہ ساتویں ہی روز میری تمام شکایتیں جو ایک ایسے مریض کو لاحق ہوا کرتی ہیں۔ رفع ہونی شروع ہوگئیں۔ اور میں اپنے آپ کو بے حد خوش قسمت خیال کرنے کا مستحق ہوگیا۔ اگرچہ مجھ کو چند ہی روز کے استعمال سے نمایاں فائدہ ہوگیا۔ مگر میں نے بموجب ارشاد اپنے محسن کے ۱۲ روز تک پرہیز جاری رکھا۔ میں ہر روز تین سیر دودھ باسانی ہضم کرلیتا تھا۔ میرا چہرہ بارونق بدن مضبوط اور بینائی طاقتور ہوگئی۔ اور تمام امراض کافور ہوگئے۔ گویا کبھی ہوئے ہی نہ تھے۔ لاہور واپس آکر باقی ماندہ دوائی کا کئی ایک مایوس الصحت مریضوں پر تجربہ کیا۔ چنانچہ ہر قسم کی کمزوری وغیرہ کے لئے اکسیر ثابت ہوکر پایا۔ اب کئی ایک دوراندیش اصحاب کے اصرار پر اور عوام کے فائدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ اشتہار بغرض رفاہ عام دیا جاتا ہے۔ جو اصحاب اس شرمناک و قبیح عادت کا شکار بن کر اپنے قویٰ زائل کر چکے ہوں۔ اور سینکڑوں روپے علاج و معالجہ پر صرف کرکے بھی مایوس ہو رہے ہیں۔ وہ اس قلیل القیمت اور سریع الاثر دوائی کو استعمال کرکے صحتیاب ہو جائیں۔ اور خدا کے فضل کے گیت گائیں۔ قیمت صرف لاگت اور خرچ اشتہارات پر بشکل اکتفا کرتی ہے۔ ذاتی فائدہ بہت کم ملحوظ ہے۔ **قیمت فی شیشی** روغن **مالش (جو صحت کے لئے کافی ہے) تین روپے آٹھ آنے قیمت مقوی** اعصاب **نیپالی گولیاں فی شیشی** جس میں **سات یوم کی ۱۴ خوراک موجود ہیں صرف دو روپے آٹھ آنے** عہ جملہ امراض مخصوصہ کے مریضوں کے لئے یہ گولیاں از حد مفید ہیں۔ اور مادرزاد کمزوری کے سوا خواہ کسی قسم کی کمزوری کا مرض کیوں نہ ہو تین شیشی مقوی اعصاب گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش کافی ہے۔ اس دوائی کے استعمال سے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی اس دوائی میں کسی کشتہ وغیرہ کی آمیزش ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر بوڑھا جوان باسانی بغیر لحاظ موسم کے ان گولیوں کا استعمال کرسکتا ہے۔ اور لطف یہ کہ اس دوائی کے استعمال کے بعد کسی دوائی کی ضرورت نہ رہے گی۔ مکمل بکس کے خریدار کو محصولڈاک معاف۔ مکمل بکس میں تین شیشی گولیاں اور ایک شیشی روغن شامل ہوگی۔ **مکمل بکس کی قیمت دس روپے** دو بکس یکجا کی قیمت ۱۹ روپے معمولی کمزوری کے لئے دو شیشیاں نیپالی گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش کافی ہے۔ آخر میں یہ ظاہر کردینا بھی ضروری ہے۔ کہ اس اشتہار کے نکالنے سے میری کوئی ذاتی غرض نہیں ہے۔ اور نہ ہی [illegible] مشہوری یا جعلی اشتہار شائع کرکے پبلک سے روپیہ کمانے کی خواہش ہے۔ بلکہ ہر خاص و عام کے فائدہ کو مدنظر رکھ کر اور احباب کے اصرار سے یہ اشتہار بجنسہٖ درج کیا جاتا ہے۔ تندرست اصحاب بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کیونکہ اس کے استعمال سے بدن میں خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ کاہلی اور سستی دور ہو جاتی بدن میں چستی آتی ہے طبیعت ہشاش بشاش رہتی ہے۔ ان کے علاوہ جو مریض ہر جگہ سے [illegible] ہو چکے ہیں۔ ان گولیوں کا استعمال کرکے فائدہ اٹھائیں۔ یہ ان تمام مخفی دکھوں کا تمام دنیا کی دوائیوں سے عجیب و غریب علاج ہے۔ ضرور تندرست اصحاب کو تجربہ کرنا لازمی ہے۔

ملنے کا پتہ

شیخ غلام احمد محلہ پیر گیلانیاں موچی دروازہ لاہور

جناب حکیم احمد عباس صاحب

شیرگڑھ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپ کی دوائی سے میرے زیر علاج مریض عرصہ چالیس سال سے صحت یاب ہو رہے ہیں میں آپ کی دوائی کو اکسیر سے بڑھ کر زود اثر مانتا ہوں۔ دو مریضوں کے لئے دو مکمل بکس میرے نام روانہ کردیں۔

اخبار لاحول

"اس کے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہوگا" اس عنوان سے ایک اشتہار سالہا سال سے اخبارات میں شائع ہو رہا ہے۔ ہم نے اسے اپنے ایک نہایت ہی مایوس از کار رفتہ دوست پر آزمایا۔ واقعی تیر بہدف پایا۔

جناب ڈاکٹر مکرجی صاحب

پٹنہ بنگال سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کی دوائی سے دو مریض اور تندرست ہوگئے ہیں۔ واقعی آپ کی دوائی بہت مفید ہے ایک مکمل بکس ایک مریض کے لئے اور روانہ فرمائیں۔

آپ کی دوا نہایت قابل تعریف ہے

جناب شیخ صاحب السلام علیکم چند یوم ہوئے کہ آپ سے ایک شیشی مقوی اعصاب گولیاں منگا کر استعمال کیں۔ واقعی ان کے استعمال سے میں بالکل تندرست ہوگیا ہوں۔ آپ کی دوا نہایت قابل تعریف ہے۔

منشی فضل الدین کارخانہ دھاریوال

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۱۶ نومبر۔ آج پولیس نے گوردوارہ شہید گنج میں دو سکھوں کو جو بلا لائسنس اسلحہ فروخت کر رہے تھے۔ گرفتار کیا۔

لاہور ۱۶ نومبر۔ آج پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں محکمہ پولیس کے لئے ضمنی مطالبہ زیر بحث ختم ہو کر آراء شماری ہوئی۔ تمام منتخب شدہ مسلمان ارکان نے مطالبہ کے خلاف رائے دی۔ ہندو اور سکھ ممبروں نے حکومت کے ساتھ مطالبہ کے حق میں رائے دی۔ چنانچہ ۲۴ آراء کے مقابلہ میں ۴۰ آراء سے حکومت کا مطالبہ زر برائے ریزرو پولیس شہید گنج ایجی ٹیشن منظور ہو گیا۔

عدلیس آبابا ۱۵ نومبر۔ بہت سے ممالک سے اسلحہ اور ادویہ کے ذخائر حبشہ میں جمع ہو رہے ہیں۔ اس وقت تک تیز فائر کرنے والی ۵ ہزار بندوقیں پہونچ چکی ہیں۔

پشاور ۱۶ نومبر۔ آج صوبہ سرحد کی لیجسلیٹو کونسل میں تلواروں کو ایکٹ اسلحہ سے مستثنےٰ قرار دینے کا ریزولیوشن پاس ہو گیا۔ تمام مسلمان ممبران نے ریزولیوشن کی حمایت کی۔

لاہور ۱۶ نومبر۔ یہ اطلاع ملنے پر کہ سکھ مسجد شہید گنج کی زمین پر جہاں اس سے قبل ایک چبوترہ بنایا جا چکا ہے۔ لکڑی کا ایک چھپر بنانے والے ہیں۔ سٹی مجسٹریٹ اور سینیئر سپرنٹنڈنٹ پولیس معاً وہاں پہونچ گئے۔ اور سکھ لیڈروں کو مسجد کی زمین پر مزید تعمیر سے منع کیا۔ سکھ لیڈروں نے ان کو یقین دلایا۔ کہ وہ اس زمین پر مزید تعمیر کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔

کوئٹہ ۱۶ نومبر۔ کل صبح قلات میں زلزلے کا شدید جھٹکا محسوس کیا گیا۔ نقصان کی ابھی تک کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

کلکتہ ۱۷ نومبر۔ آج پولیس نے ایک گاؤں سے بندوق۔ کارتوس اور بارود وغیرہ برآمد کئے اور ایک درجن اشخاص کو گرفتار کیا۔

لنڈن ۱۵ نومبر۔ برطانوی پارلیمنٹ کے انتخابات میں اب تک ۴۰۷ نشستیں گورنمنٹ نے اور ۱۱۰ مخالف پارٹی نے حاصل کی ہیں۔ مسٹر سیموئل ہور۔ سر آسٹن چیمبرلین اور مسٹر جارج لینزبری کامیاب امیدواروں میں ہیں۔ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ اور ان کا فرزند دونوں ناکام رہے ہیں۔

عدلیس آبابا ۱۵ نومبر۔ رائفلوں اور مشین گنوں سے مسلح حبشی افواج نے اطالوی فوج پر جو ازبی کی طرف بڑھ رہی تھی حملہ کیا۔ دونوں فوجوں میں خونریز جنگ ہوئی۔ جس میں بیس اطالوی اور ۱۰۰ حبشی ہلاک ہوئے۔

لاہور ۱۵ نومبر۔ مسٹر ایس پرتاپ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے اعلان شائع کیا ہے۔ کہ تلوار کے سوا باقی ہتھیاروں کو قانون اسلحہ سے مستثنےٰ نہیں کیا گیا۔ جن اشخاص کو قانون اسلحہ سے بعض قسم کے اسلحہ کے استثنےٰ کے متعلق شکوک ہوں۔ وہ ایسے اسلحہ کو قریبی تھانہ میں لے جائیں۔ جہاں ان کے شکوک کو رفع کیا جائے گا۔ تھانہ والے قانون اسلحہ کے ماتحت آنے والے اسلحہ کو خود بخود قبضہ میں کر لیں گے۔

کلکتہ ۱۵ نومبر۔ بنگال کے کانگرسیوں میں سمجھوتہ کرانے کی تمام کوششیں ناکام رہی ہیں اور آئندہ بھی مصالحت کے کوئی امید نہیں۔

فلپائن ۱۵ نومبر۔ صدر جمہوریت امریکہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ فلپائن میں ذمہ وار حکومت جاری ہو گئی ہے۔ جو دس سال تک رہے گی۔ اس کے بعد اسے اختیار ہو گا۔ کہ وہ امریکہ سے بالکل آزاد ہو جائے۔

عدلیس آبابا ۱۶ نومبر۔ حال ہی میں حبشی جرنیل راس نغیبو کے متعلق جو اطلاع شائع ہوئی ہے۔ اسے بے بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ وہ ہرار کی شمال مغرب کی طرف بڑھ رہا ہے۔

عدلیس آبابا ۱۶ نومبر۔ شاہ حبشہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ شہر ساسا نیہ ابھی فتح نہیں ہوا۔

پشاور ۱۶ نومبر۔ صدر اسمبلی سر عبدالرحیم کل بہت کوہاٹ سے واپس آ رہے تھے۔ کہ آپ کی موٹر پر تین بار گولیاں چلائی گئیں۔ سر عبدالرحیم بچ گئے۔ لیکن گولیوں سے موٹر کو گزند پہونچا۔

نئی دہلی ۱۶ نومبر۔ حکومت ہند نے لیگ کا رکن ہونے کی حیثیت سے اٹلی کے خلاف جو تعزیری کارروائی کرنے کی تجویز کی ہے۔ اسے حکومت کے غیر معمولی گزٹ میں ۱۸ نومبر کو شائع کیا جائے گا۔

اسمارہ ۱۶ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اطالوی افواج گوراہی سے آگے نہیں جا سکیں گورابی پوردر کے مقام پر اطالوی افواج اور حبشیوں کے ایک گروہ میں سخت لڑائی ہوئی۔ حبشی اطالوی بمباری سے مجبور ہو کر شہروں کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔

استنبول ۱۶ نومبر۔ مصطفےٰ کمال پاشا کی سرکردگی میں ایک لاکھ ترکی فوج نے جنگی مظاہرہ کیا۔ درہ دانیال پر اکیس انچی توپیں نصب کر دی گئی ہیں۔

کراچی ۱۶ نومبر۔ تاجران درآمد اور جہازوں کے ایجنٹوں نے نارتھ ویسٹرن ریلوے کی مجلس منتظمہ کی اس زیر غور تجویز کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ جس کی رو سے تیسرے درجہ کے کرایہ میں اضافہ کر دیا جائیگا۔

کلکتہ ۱۶ نومبر۔ کلکتہ کارپوریشن نے ایک کانگریسی رکن کا رزولیوشن منظور کر لیا ہے۔ جس میں یہ درخواست کی گئی تھی کہ کانگرس کی گولڈن جوبلی کے جشن میں کارپوریشن کو بھی شرکت کرنی چاہیئے۔

روما ۱۶ نومبر۔ تعزیری کارروائی کی مدافعت کے سلسلہ میں مسولینی کی ضرورت کے پیش نظر متعدد اطالوی عورتوں نے سائنیور مسولینی کو سونے کی انگشتریاں مع ہیرے پیش کر دی ہیں۔

آوگنن (فرانس) ۱۶ نومبر۔ دریائے رہون میں سیلاب آ جانے کی وجہ سے فرانس کا یہ شہر زیر آب ہے۔

کلکتہ ۱۶ نومبر۔ آج ہندوستانی ڈیلیمیٹیشن کمیٹی نے مقامی حکومت کی حلقہ ہائے انتخاب کے متعلق تجاویز پر بحث و تحقیق کی۔ اور بہت سے وفود کو ملاقات کا موقع دیا۔

امرتسر ۱۶ نومبر۔ گیہوں تیار ۲ روپے ۷ آنے ۶ پائی۔ نخود تیار ۲ روپے ۳ آنے۔ کھانڈ دیسی ۹ روپے ۸ آنے سے ۱۰ روپیہ ۱۲ آنے تک۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۲ آنے چھ پائی چاندی دیسی ۶۵ روپے ۳ آنے

آسٹریا ۱۶ نومبر۔ آج آسٹریا کی پارلیمنٹ کے اجلاس میں چانسلر نے اعلان کیا۔ کہ آسٹریا کے لئے سامان حرب میں اضافہ کی سخت ضرورت ہے۔ نائب وزیر حربیہ نے بھی اس بات پر زور دیا۔ کہ آسٹریا کو ہوائی جہاز جلد سے جلد خریدنے چاہئیں

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) حجاز کے مدبرین اٹلی اور حبشہ کی جنگ کا بغور مطالعہ کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت نے تہیہ کر لیا ہے۔ کہ وہ اس جنگ میں غیر جانبدار رہے۔ اور اس کی دلی خواہش ہے۔ کہ دونوں حکومتوں سے اس کے دوستانہ تعلقات قائم رہیں۔

روما ۱۶ نومبر۔ اطالوی جرنیل ڈی بونو کو جو مشرقی افریقہ میں کمانڈر انچیف کی حیثیت سے متعین تھا۔ اٹلی کا مارشل مقرر کر دیا گیا ہے۔ اور اب ان کی جگہ مارشل پیٹرو بیڈوگلیو کمانڈر مقرر کیا گیا ہے۔

عدیس آبابا ۱۶ نومبر۔ حبشہ کے وزیر اعظم نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ "ہمارے دل۔ ہماری روحیں اور ہمارے جسم اٹلی کے اسلحہ کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہیں گے۔ ہمیں امید ہے کہ آخری فتح ہماری ہوگی۔ اور جب تک ایک حبشی بھی زندہ ہے مقابلہ جاری رہے گا"۔

رنگون ۱۶ نومبر۔ آج دو ہوا باز مرگوئی کے نزدیک گر گئے۔ مگر وہ دونوں بال بال بچ گئے۔

لاہور ۱۵ نومبر۔ پنجاب کے کانگرسیوں کی [illegible]

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا۔ اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی